ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

19

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
31 واں سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

15 تا 21 شوال المکرم 1443ھ/17 تا 23 مئی 2022ء

تین فتنے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کو تین فتنوں سے شدید نقصان پہنچا ہے: پہلا مسلمان نام کی ان حکومتوں کا فتنہ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت اور اسلامی آئین کی پابندی سے انحراف کر کے حریت، مساوات، اخوت، مشاورت، عدل وانصاف اور کفالت عامہ جیسی قدروں کو پامال کیا اور امت کو زوال اور انتشار کی پستیوں میں دھکیل دیا۔ دوسرا فرقہ ومسلک پرستی اور نسلی تعصّبات کا فتنہ، جس نے اُمت کے اندرونی اتحاد کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیا۔ تیسرا دین کے اس عوامی تصور کا فتنہ جو انفرادیت کو جماعتی زندگی پر فوقیت دیتا ہے، فروعات اور مستحبات کو فرائض و واجبات پر مقدم ٹھہراتا ہے، جس میں فریضۂ اقامت دین کا کوئی تصور نہیں اور جس نے دین کو ٹکڑے ٹکرے کیا اور اس کا سیاست سے رشتہ ختم کر دیا۔

انہی تین فتنوں کے باعث امت کو ماضی میں چرکے سہنے پڑے اور یہی وہ فتنے ہیں جن کی وجہ سے آج کفر وشرک کی عالمی طاقتیں امت پر مسلط ہیں اور امت اپنی سیاسی اور اقتصادی آزادی کھو چکی ہے۔

اب امت کا مسئلہ یہ نہیں کہ لوگ اپنے اپنے مسالک چھوڑ کر حنفی یا اہل حدیث بن جائیں بلکہ اس کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے باہم متفق ہو کر امت کے اندرونی اتحاد کو مضبوط بنائیں، اس کی امامت کے عالمی منصب کی بحالی کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جامع سنت کے اتباع...... اقامت دین یا اسلامی نظام کے قیام...... کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کا ہدف بنائیں۔

''عالمگیر اُمت اور فرقہ بندی'' از محمد نواز

اس شمارے میں

کیا امریکہ پینترا بدل رہا ہے؟

رمضان کے بعد مسلمان کیا کریں؟

وفاقی شرعی عدالت کا ربا کے خاتمے کا فیصلہ

غیر اسلامی خرید وفروخت کا رواج

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

Ilhan Omar's visit to Azad Kashmir....

الھدیٰ

ڈاکٹر اسرار احمدؒ 985

امت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دلسوزی

سُورۃُ الشُّعَرَاءِ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　آیات: 01 تا 6

طٰسٓمّٓ ① تِلۡكَ اٰیٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ② لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا یَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ③ اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡهِمۡ
مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِیۡنَ ④ وَمَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا
عَنۡهُ مُعۡرِضِیۡنَ ⑤ فَقَدۡ كَذَّبُوۡا فَسَیَاۡتِیۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ⑥

آیت 1: ﴿طٰسٓمّٓ ①﴾ ''طٰ سٓ مٓ۔''

آیت 2: ﴿تِلۡكَ اٰیٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ②﴾ ''یہ روشن کتاب کی آیات ہیں۔''

آیت 3: ﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا یَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ③﴾ ''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) شاید آپ اپنے آپ کو ہلاک کر دیں گے اس صدمے میں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے۔''

آیت 4: ﴿اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِیۡنَ ④﴾ ''اگر ہم چاہیں تو ان پر ابھی آسمان سے ایک ایسی نشانی اتار دیں جس کے سامنے اُن کی گردنیں جھک کر رہ جائیں۔''

انہیں ایسی کوئی نشانی دکھا دینا ہماری قدرت سے کچھ بعید نہیں، لیکن اپنی خاص حکمت اور مشیت کے تحت ہم ایسا نہیں کر رہے۔ آگے چل کر اسی سورت میں اس حکمت کا ذکر بھی آئے گا۔

آیت 5: ﴿وَمَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِیۡنَ ⑤﴾ ''اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی مگر یہ لوگ اس سے اعراض کرنے والے ہی ہوتے ہیں۔''

انہیں مختلف انداز سے سمجھایا جا رہا ہے، انداز بدل بدل کر آیات نازل کی جا رہی ہیں، مگر یہ لوگ ہیں کہ کسی نصیحت اور کسی یاددہانی سے اثر لینے کو تیار ہی نہیں۔

آیت 6: ﴿فَقَدۡ كَذَّبُوۡا فَسَیَاۡتِیۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ⑥﴾ ''تو اب جبکہ وہ جھٹلا چکے ہیں تو عنقریب ان تک پہنچ جائیں گی خبریں اس چیز کی جس کا یہ لوگ مذاق اڑایا کرتے تھے۔'' یعنی عذابِ الٰہی کے ذریعے عنقریب ان کی پکڑ ہونے والی ہے۔

درس حدیث

استکبار اور اسراف سے بچو

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَمۡرِو بۡنِ الۡعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَتَصَدَّقُوۡا وَالۡبَسُوۡا مَا لَمۡ یُخَالِطۡهُ اِسۡرَافٌ اَوۡ مَخِیۡلَةٌ)) (رواہ احمد ونسائی وابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اجازت ہے کھاؤ، پیو، دوسروں پر صدقہ کرو، اور کپڑے بنا کر پہنو، بشرطیکہ اسراف اور نیت میں فخر و استکبار نہ ہو۔''

تشریح: کھانے پینے کی چیزیں اور لباس اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ جس کو اچھی خوراک اور اچھا لباس میسر ہو اُسے ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے۔ شرط یہ ہے کہ نہ تو اسراف ہو اور نہ دل میں فخر اور تکبر ہو اور چاہیے پھر یہ کہ آدمی ان خداداد نعمتوں سے دوسرے ضرورت مندوں کی کھانے اور لباس سے مدد کرے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
15 تا 21 شوال 1443ھ جلد 31
17 تا 23 مئی 2022ء شمارہ 19

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید
مدیر ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعدؔ طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا امریکہ پینترا بدل رہا ہے؟

جب امریکہ نے پاکستان کے اداروں کی مدد سے عمران خان کی حکومت کا تختہ الٹا تو امریکہ کے لیے یہ سمجھنا صحیح بھی تھا اور انتہائی آسان بھی کہ مہنگائی سے شہریوں کی سانسیں بند کر دینے والی حکومت کے ختم ہونے پر پاکستان کے عوام سکھ کا سانس لیں گے۔ عمران حکومت کے غیر مقبول ہونے کا معاملہ اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ کراچی کی ایک سیٹ سے تحریک انصاف کے قومی اسمبلی کے رکن نااہل قرار پاتے ہیں تو ضمنی انتخابات میں اگرچہ پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) ایک دوسرے کے مدمقابل تھیں۔ اپوزیشن کے ووٹ تقسیم ہو گئے تھے، تب بھی اپنی چھوڑی ہوئی نشست پر تحریک انصاف کی پانچویں پوزیشن تھی۔ گویا انتخابات میں تحریک انصاف کے امیدوار کو سنجیدہ لیا ہی نہیں گیا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہر سیاسی مبصر کا خیال تھا کہ جونہی عمران خان اقتدار سے آؤٹ ہوئے اُن کے تو قریب آنے سے بھی لوگ گھبرائیں گے کہ کہیں وہ بھی عوام کے غیض وغضب کا شکار نہ ہو جائیں۔ لیکن فارسی کا محاورہ ہے: ''تدبیر کُند بندہ تقدیر زند خندہ'' یعنی انسان کوئی کام بڑے زوردار طریقے سے اور بڑے یقین سے کر رہا ہوتا ہے (اُسے اپنے کام میں کامیابی نوشتہ دیوار محسوس ہو رہی ہوتی ہے) لیکن تقدیر ہنس رہی ہوتی ہے کہ کتنا بے وقوف، کم عمل، بے علم اور انجان انسان ہے۔ یہ اس لیے کہ آسمانوں پر کچھ اور فیصلہ ہوا ہوتا ہے۔

امریکہ، پاکستان کے اداروں اور اپوزیشن نے انتہائی آسانی سے عمران خان کو اقتدار کے ایوانوں سے اٹھا باہر پھینکا۔ اُنہوں نے یہ اس لیے کیا کہ امریکہ خطے میں اپنی پالیسیاں مسلط کرنے میں عمران خان کو رکاوٹ سمجھتا تھا اور جہاں تک اسٹیبلشمنٹ کا تعلق ہے وہ ایک غیر مقبول حکومت کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے تھک چکی تھی۔ پھر وہ ایک ایسے غیر مقبول حکمران کی خاطر امریکہ کو ناراض کیوں کرے۔ جہاں اُن کے ذاتی اور ادارتی مفادات وابستہ ہیں۔ پھر یہ کہ اپوزیشن کو عمران کے مزید اقتدار میں رہنے سے جیل کی سلاخیں نظر آ رہی تھیں۔ وہ خود کو بچانے کے لیے عمران خان سے جلد از جلد نجات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اُنہیں میڈیا کا بھی بھرپور تعاون حاصل ہو گیا۔ مہنگائی یقیناً تھی اور بہت زیادہ تھی لیکن اسے میڈیا پر اتنا اچھالا گیا کہ یہ تاثر پیدا ہو گیا کہ جینا حرام ہو گیا ہے اور بھوک سے مرنے والوں کا شمار نہیں کیا جا سکتا اور بیڈ گورننس سے سب کچھ تباہ و برباد ہونے کو ہے۔ لہٰذا یہ سب ایک Page پر آ گئے۔ ان سب کو یقین تھا کہ اینٹی عمران حکومت بڑی زوردار اور مستحکم ہو گی اور اُنہیں عوام کی بھرپور حمایت حاصل ہو گی کیونکہ عمران سب کی نظروں میں مغضوب ہے۔ اور یہ نئی حکومت امریکی مفادات کو آسانی سے آگے بڑھا سکے گی۔ نئی حکومت نے امریکہ کو خوش کرنے کے لیے یکطرفہ طور پر اقدامات شروع بھی کر دیے۔ مثلاً بھارت سے مذاکرات کے لیے عمران حکومت کی یہ شرط ختم کر دی کہ بھارت پہلے 5 اگست 2019ء والے اقدامات واپس لے۔ سعودی عرب کے دورے کے اختتام پر جو مشترکہ علامیہ جاری ہوا، اُس میں سعودی عرب کو یمن کے مسئلہ پر

غیر مشروط حمایت کی یقین دہانی کرادی۔ یوں امریکہ کو خوش اور ایران کو ناراض کر دیا اور گزشتہ دنوں میں بھارت سے تجارت کے حوالے سے بھی کچھ نرمیاں اختیار کرنا قبول کر لیا۔ پھر یہ کہ وزیر خرم دستگیر خان نے گزشتہ حکومت کی طرف سے روس سے کیے گئے انرجی معاہدوں کے فریم ورک کا بھی صاف انکار کر دیا۔لیکن جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ آسمانوں پر کچھ اور فیصلہ ہوا تھا۔جس نے ان ساری منصوبہ بندیوں کو خاک میں ملا دیا۔

عمران خان نے یہ بیانیہ بنایا کہ امریکہ نے ایک بار پھر ہمیں غلام بنا لیا ہے اور ایک امپورٹڈ حکومت جس کی سرپرستی امریکہ کر رہا ہے، ہم پر مسلط کر دی گئی ہے۔عمران خان کا یہ بیانیہ یوں پھیلا اور یوں بِکا کے بڑے بڑے خفیہ اداروں اور مبصرین آج تک انگشت بدندان ہیں۔گلی گلی اور محلہ محلہ ایک ہی پکار ہے۔''ہم کوئی غلام ہیں'' عمران خان کے جلسوں میں حاضری کا یہ عالم ہے کہ پاکستان کے ہر شہر کے بڑے میدان کی تنگ دامنی عیاں ہو رہی ہے۔لوگ گھنٹوں بلکہ پہروں پہلے جلسہ گاہ میں پہنچ کر عمران خان کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔یہ انقلاب مبصر اور ہر تجزیہ نگار کو حیران کر رہا ہے۔امریکہ نے یہ صورتِ حال دیکھی تو وہ حیران اور پریشان ہو کر نئی حکومت سے دور ہو رہا ہے۔یہاں PDM کی اس غلطی کا ذکر بھی ضروری ہے کہ اُس نے امریکہ سے جب عمران حکومت کو ختم کرنے کے معاملات طے کیے تو اِس یقین دہانی کو معاہدے کا حصہ کیوں نہ بنایا کہ عمران حکومت کو گرانے کے بعد جب اُن کی حکومت قائم ہوگی تو امریکہ اُنہیں معاشی بحران سے نکالنے کے لیے یوں مدد کرے گا۔

امریکہ کا معاملہ یہ ہے بلکہ آج دنیا کی ہر حکومت کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملکی مفادات کے مطابق آگے بڑھتے ہیں اور پیچھے ہٹتے ہیں۔ اُنہیں محبت نہ کسی حکومت سے ہوتی ہے نہ اپوزیشن سے ہوتی ہے۔وہ حالات کے مطابق صرف اپنے مفادات کو سامنے رکھ کر دوسروں سے تعلقات بناتے اور بگاڑتے ہیں۔لہٰذا امریکہ نے جب محسوس کیا کہ نئی حکومت بُری طرح لڑکھڑا رہی ہے اور اُس کے کھڑے ہو جانے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا اور عمران خان کو زبردست عوامی حمایت حاصل ہوگئی ہے تو امریکہ کے پینترا بدلنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔اب وہ تحریک انصاف اور عمران کو گھاس ڈالنا شروع ہو گیا ہے۔ زلمے خلیل جو اصلاً تو افغانستان کے حوالے سے امریکی حکومت کا ایک ایڈوائزر اور معاون رہا ہے۔وہ ظاہراً افغان طالبان کے حوالے سے اور اصلاً پاکستان کے حالات کے حوالے سے تحریک انصاف سے رابطے کر رہا ہے۔بہرحال یہ شفٹ اتنا آسان نہیں اور آناً فاناً ہونے والا کام نہیں۔ ہم عمران خان اور اُس کی تحریک انصاف کو تنبیہ کرتے ہیں کہ اگرچہ ہم اس بات کے حق میں تو نہیں کہ ہماری کوئی حکومت اعلانیہ اور بآواز بلند امریکہ کو اپنا دشمن قرار دے دے اور اختلافات کو تصادم کی طرف لے جائے لیکن ہم اتنا جانتے ہیں کہ امریکہ اور پاکستان فطری دشمن ہیں۔امریکہ کے لیے پاکستان کا حقیقی اور دلی دوست بننا ممکن نہیں امریکہ کے تمام اداروں پر بلاواسطہ اور بالواسطہ یہودی قابض ہیں اور پاکستان اور اسرائیل کی دشمنی نظریاتی، پیدائشی اور ازلی ہے۔ ہم اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے امریکہ کی پوری شدت سے مخالفت کریں گے چاہے وہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی پشت پر ہو یا تحریک انصاف کی حکومت سے دوستی کا دعوے دار ہو، چاہے وہ کسی دوسری سیکولر یا قوم پرست جماعت کی پشت پر ہو یا کسی مذہبی جماعت سے اُس کی گاڑھی چھنتی ہو۔لیکن امریکہ کسی بھی صورت اور کسی بھی وقت پاکستان اور اسلام کا دوست نہیں ہو سکتا۔لہٰذا اگر ہمارا خیال کسی قدر صحیح ہے کہ امریکہ واقعتاً پینترا بدل رہا ہے تو ہم خاص طور پر عمران خان سے کہیں گے کہ مشتری ہوشیار باش!اس لیے کہ سمجھنے کی بات یہ ہے کہ امریکہ پاکستان سے برہمی اور غصہ کا اظہار کرے یا پیار و محبت سے بات کرے، وہ اسلام سے دشمنی ترک نہیں کر سکتا۔یہ اُس کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔امریکی انتظامیہ میں موجود صہیونی اُسے ہرگز ایسا نہیں کرنے دیں گے۔اس لیے کہ یہ سیکولرازم اور خاص طور پر اسرائیل کے لیے موت کا پیغام ہوگا۔

گریٹر اسرائیل کے راستے میں صرف پاکستان اور اُس کا ایٹمی اسلحہ حائل ہے۔لہٰذا ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ حکومت PDM کی ہے یا تحریک انصاف کی، ہمیں اُن کے امریکہ سے تعلقات پر نظر رکھنا ہوگی۔ عمران خان بآواز بلند absolutely not کہے یا نہ کہے، اُسے ذہنی، فکری اور عملی طور پر امریکہ کو absolutely not کہنا ہوگا۔ وگرنہ مسلم لیگ (ن) اور PDM سے بلکہ اپنی بساط سے بھی بڑھ کر ہم عمران خان اور اُس کی حکومت کی پوری شدت سے مخالفت کریں گے۔کیونکہ ہماری امریکہ دشمنی کی وجہ امریکہ کی اسلام دشمنی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری اسٹیبلشمنٹ ہو یا عدلیہ یا بیوروکریسی یا سیاست دان ہوں یا میڈیا، یہ سب امریکہ سے اپنے مفادات کی وجہ سے پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کی مخالفت کرتے ہیں۔ جبکہ اسلامی نظام کا قیام ہمارا فوری ہدف ہے اور ہماری زندگی کا مشن ہے۔لہٰذا ہمیں اس شیطان اکبر کے اور پاکستان میں موجود اُس کے چیلوں کے خلاف جہاد کرنا ہوگا۔ قطع نظر اس کے کہ اُن کا تعلق کس جماعت یا طبقے سے ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی جانی، مالی اور ذہنی توانائیوں کے ساتھ اس جہاد میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

رمضان کے بعد مسلمان کیا کریں؟

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں صدر انجمن خدام القرآن لاہور محترم ڈاکٹر عارف رشید کے خطاب عید الفطر 3 مئی 2022ء کی تلخیص

مرتب: ابو ابراهیم

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

کل شکر، کل تعریف اس ذات بے ہمتا کو ہے جس نے اس سال ہمیں یہ موقع فراہم کیا کہ ہم ماہِ رمضان کی برکتوں اور سعادتوں سے مستفید ہو سکیں۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان آیا اور بہت تیزی سے گزر گیا۔ یہ صرف میرا احساس نہیں ہے، غالباً آپ بھی محسوس کرتے ہوں گے کہ رمضان داخل ہوا تھا اور فوراً نکل گیا۔ ایک احساس محرومی ہر شخص کو ہونا چاہیے۔ خاص طور پر وہ افراد جنہوں نے اس رمضان کی برکتوں اور سعادتوں سے وافر حصہ وصول نہیں کیا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عبادت تو فرض کی تھی اس کی اصل غرض کیا تھی:

’’اے ایمان والو! تم پر بھی روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسے کہ فرض کیا گیا تھا تم سے پہلوں پر تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔‘‘ (البقرہ:183)

تقویٰ اصل میں بندگی کی وہ روح ہے جس کے حوالے سے اللہ چاہتا ہے کہ ہمارے اندر پیدا ہو۔ یقیناً ہر قسم کے گناہ کی پاداش بہت سخت ہے۔ حساب کتاب سب کا ہونا ہے، جب اعمال نامہ ہمارے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ وقت بہت سخت ہوگا۔ اس ماہ مبارک میں اللہ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا تھا کہ ہم نیکیاں کما لیں۔ عام دنوں میں اگر نیک عمل کا اجر و ثواب دس گنا ہے تو رمضان میں یہ اجر و ثواب بعض اوقات سات سو گنا سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ یہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔ ظاہر ہے پھر وہ لوگ بڑے ہی محروم رہ جائیں گے جنہوں نے یہ مہینہ نکال دیا لیکن ان میں وہ جذبہ محرکہ موجود نہیں تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سات سو گنا یا اس سے بھی بڑھ کر اجر و ثواب عطا فرمائے۔ روزے کے دو اجزاء خاص طور پر ذہن میں رکھیے۔ ایک کا تعلق ہمارے ظاہر کے ساتھ ہے کہ عام دنوں میں جو چیزیں حلال ہیں، مباح ہیں اللہ کے حکم سے ہم ان سے بھی مجتنب رہے۔ دن کے چودہ پندرہ گھنٹے ہیں جن میں نہ آپ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں، نہ شہوت کا کوئی تقاضا ہوتا ہے، ہوتا بھی ہے تو اس کو KILL کرتے ہیں، اس لیے کہ اللہ کا حکم ہے۔ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہمیں سنایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ)) ’’روزے کی عبادت خاص میرے لیے ہے اور خاص اپنے پاس سے میں اس کا اجر دوں گا۔‘‘

دن کا روزہ تقویٰ کی اصل روح کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں بچنا، یعنی گناہوں، غلط کاموں، بے حیائی کے کاموں، جھوٹ سے بچنا۔ یعنی طویل فہرست آپ ذہن میں نصب کر سکتے ہیں کہ جو چیزیں ہمارے دین میں حرام ہیں، ناجائز ہیں، خلاف شریعت ہیں، ان سے مجتنب رہنا تو سال کے بارہ مہینے مطلوب ہے۔ لیکن اس ایک مہینے میں وہ چیزیں جو مباح اور جائز ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے اپنے لیے منع کی ہیں۔ اسی روزے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس ماہ رمضان نے ہمیں قرآن حکیم سے جوڑا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرہ:185) ’’رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔‘‘

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ①﴾ (القدر)

’’یقیناً ہم نے اتارا ہے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں۔‘‘

گویا دن کی مشقت آپ نے برداشت کی اور آپ کے اندر سیلف کنٹرول پیدا ہوا، گناہوں سے بچنے کا جذبہ آپ کے اندر موجود تھا اور آپ اس سے واقعتاً اجتناب کرتے رہے اور ہمارے حیوانی تقاضوں کو ضعف لاحق ہوا جس کے نتیجے میں ہماری روح کو رب سے قرب حاصل کرنے کا موقع ملا اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن حکیم ہے۔ جیسا کہ قرآن خود کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے، غور و فکر کرتا ہے تو ﴿زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا﴾ اس کے ایمان کی کیفیت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔

بڑے ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے خوشخبری دی تھی کہ روز قیامت روزہ اور قرآن دونوں اس بندے کے حق میں شفاعت کریں گے جس نے دن میں روزہ رکھا اور تقویٰ پر کاربند رہا اور رات کے اوقات میں ایک بڑا حصہ اس نے قرآن حکیم کے ساتھ بسر کیا۔ اس کو سمجھا، اس کو پڑھا، اس پر غور و فکر کرتا رہا ہے، اسے اپنا لائحہ عمل بنانے کے لیے عزم و ارادہ کرتا رہا۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا رہا۔ یہ دونوں مل کر اس روزے کی اصل عبادت بنتی ہیں۔

اس ایک مہینے کی مشق کا نتیجہ کیا نکلنا چاہیے؟ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اگر اس ایک مہینے میں ہم اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے رکھتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلنا چاہیے کہ سال کے بقیہ گیارہ مہینے جن چیزوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے کم سے کم ان سے تو مجتنب رہیں۔ حالانکہ روزے کی حالت میں جائز اور مباح چیزوں سے بھی منع کر دیا گیا تھا۔

دوسری چیز قرآن کریم کی تلاوت ہے، میں نہیں سمجھتا کہ کسی مسلمان نے اس ماہ میں قرآن کریم کی تلاوت

کا باقاعدہ اہتمام نہ کیا ہو، خواہ وہ ربع پارہ ہے، نصف پارہ یا کم سے کم داعیہ تو ہر شخص کے اندر موجود ہوتا ہے کہ اس ماہِ مبارک میں ایک مرتبہ قرآن حکیم کو مکمل کرلوں۔ یہ جو آپ کو مشق کرائی گئی پورے تیس دن، اس میں کم سے کم اتنا تسلسل رہنا چاہیے کہ سال کے بقیہ مہینوں میں روزانہ تلاوت کا تھوڑا بہت اہتمام کریں۔ ایک زمانہ تھا کہ گھر گھر سے تلاوت کی آواز آتی تھی، بزرگ، جوان، بچے تلاوت کر رہے تھے لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ بیت چکا ہے۔ اس کا سب سے بڑا مظہر آج آپ نے دیکھ لیا کہ وہ مسجدیں جن میں پانچ، چھ چھ صفیں بنتی تھیں لیکن آج شاید ایک صف بھی نہیں۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے، بڑی تلخ بات ہے کہ رمضان کی مشق کا نتیجہ یکم شوال میں یہ نکلا۔ بہرحال تلاوت کا معمول رمضان کے بعد بھی قائم رہنا چاہیے۔ دعا ہے کہ میں اس پرکار بند رہوں اور اللہ آپ کو بھی توفیق دے۔ آمین!

اسی طرح نمازوں میں باقاعدگی لازم ہے۔ نماز ہمارے دین کا بنیادی ستون ہے۔ رمضان میں مساجد بہت پُر رونق رہی ہیں۔ عام دنوں میں اگر کوئی نماز کا اہتمام نہیں کرتا تھا، نماز وقت پر نہیں پڑھتا تھا یا نماز کے لیے مسجد میں حاضر نہیں ہوتا تھا تو اس ایک ماہ میں کم سے کم اس کو کچھ عادت تو پڑی، ٹریننگ تو ہوئی۔ لہٰذا بقیہ پورے سال میں نماز کی ادائیگی میں ایک باقاعدگی ہونی چاہیے۔

اسی طرح صدقہ وخیرات کا ہر مسلمان کے اندر جذبہ ہوتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے استقبالِ رمضان کے خطبہ میں فرمایا تھا:

((یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ))

پھر حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کے مہینے میں رمضان کی تیاری شروع کرتے تھے۔ بہرحال جن چیزوں کا اس ماہِ مبارک میں اہتمام کیا ہوا تھا کوشش کریں کہ ان کو اپنی زندگی میں جاری وساری رکھ سکیں۔ پھر رمضان میں اگر قیام اللیل کا کسی قدر اہتمام تھا، رب کے ساتھ راز و نیاز کا کچھ اہتمام تھا تو رمضان کے بعد بھی رات کے اوقات میں اس کا کچھ نہ کچھ اہتمام ہونا چاہیے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ فرض عبادت ہے لیکن اس ٹریننگ کا نتیجہ یہ نکلنا چاہیے کہ اللہ کے ساتھ ہم اپنا تعلق مضبوط سے مضبوط بنائیں۔ اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا تھا:

((وھو الشھر المؤاسات)) ''یہ باہمی ہمدردی کا مہینہ ہے۔''

رمضان میں اگر اس حوالے سے کچھ جذبات ہمارے دلوں میں پیدا ہوئے تھے تو سال کے بقیہ گیارہ مہینوں میں بھی اس جذبہ کو اپنے دلوں میں زندہ رکھیں۔

حالات حاضرہ

اللہ تعالیٰ نے ارضِ پاکستان ہمیں وعدے کے نتیجے میں عطا فرمایا تھا۔ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اے پروردگار! ہمیں ایک ایسا خطہ عطا فرما دے کہ جہاں ہم تیرے دین کا بول بالا کریں گے، تیری شریعت کو نافذ کریں گے اور وہ معاشرہ قائم کریں گے جو پوری دنیا میں ایک مثالی معاشرہ ہوگا۔ یہ الگ بات ہے کہ ہندوؤں اور انگریز کی غلامی سے بھی نجات حاصل کرنا مقصود تھا۔ لیکن جو نعرہ تحریک پاکستان کا مقبول ترین نعرہ تھا، وہ یہی تھا: ''پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ!'' پھر یہ ملک خداداد پاکستان 27 رمضان 1366ھ کو وجود میں آیا۔ قمری اعتبار سے 77 سال ہو چکے جبکہ اسی سال کے چودہ اگست کو شمسی اعتبار سے 75 سال ہو جائیں گے۔ ہمیں جائزہ لینا چاہیے کہ جو ملک ہم نے اللہ کے کلمہ کو سربلند کرنے کے لیے، اللہ کی شریعت کو نافذ کرنے کے لیے حاصل کیا تھا، ان 75 سالوں میں اس کے لیے کتنی کوشش کی ہے؟ آج ہماری معیشت، ہماری معاشرت کا اسلام کے ساتھ کتنا تعلق ہے؟ بہرحال یہ بات بڑی تلخ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اسلام کی طرف پیش قدمی کرتے اُلٹا ہم نے اسلام کی مخالف سمت میں سفر شروع کر دیا۔ اس سال بھی 27 رمضان جمعۃ المبارک کے دن آیا ہے۔ یہ الفاظ والد محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے 27 رمضان کو قرآن حکیم کا نزول فرمایا تھا وہی کیفیت تھی کہ 27 رمضان کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملک ہمارے حوالے

پریس ریلیز 13 مئی 2022ء

انتخابات کا اعلان ملک میں کشیدگی اور تصادم کی فضا ختم کر سکتا ہے

شجاع الدین شیخ

انتخابات کا اعلان ملک میں کشیدگی اور تصادم کی فضا ختم کر سکتا ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ ماضی کی متحدہ اپوزیشن بڑے اصرار سے فوری انتخابات کا مطالبہ کر رہی تھی جبکہ تحریک انصاف کی حکومت انتخابات سے گریز کر رہی تھی لیکن اب تحریک انصاف فوری انتخابات کا مطالبہ کر رہی ہے جبکہ P.D.M کی حکومت انتخابات کے انعقاد سے گریز کر رہی ہے۔ بہتر یہ تھا کہ فریقین اس مسئلہ کو باہمی مذاکرات سے حل کر لیتے لیکن بدقسمتی سے فریقین اپنے اپنے مؤقف سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تحریک انصاف نے انتخابات کا اعلان نہ ہونے کی صورت میں مئی کے آخر میں اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کا اعلان کر دیا ہے جو حکومت اور اپوزیشن کے درمیان کھلے تصادم کا باعث بن سکتا ہے جس سے ملک میں افراتفری پھیلنے اور قیمتی جانوں کے ضیاع کا خطرہ ہے۔ پھر یہ کہ ملک کی معاشی صورت حال جو کہ پہلے ہی اچھی نہیں مکمل تباہی کی طرف چلی جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ جب تمام سیاسی جماعتیں جلد یا بدیر انتخابات ضروری سمجھتی ہیں تو کیوں نہ انتخابات کا فوری اعلان کر کے ہر قسم کے تصادم سے بچا جائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

کردیا۔ ﴿لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾﴾ تاکہ ہم دیکھیں کہ جو وعدہ ہمارے ساتھ تم نے کیا تھا اس کو پورا کرتے ہو یا نہیں کرتے۔

یہ حقیقت قرآن حکیم میں بیان کردی گئی ہے کہ جو قوم بھی اللہ سے کیے ہوئے وعدے کو پورا نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیتا ہے۔ نفاق وہ مرض ہے کہ جس کے بعد وہ عزت اور وقار انسانوں سے چھن جاتا ہے جو اسلام کی بدولت ان کو ملا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس انجام سے محفوظ رکھے۔

بہرحال اس ملک خداداد پاکستان کی 77ویں سالگرہ ہم نے اس سال منائی۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے ایک خاص فیصلہ کروا دیا جس کے لیے تنظیم اسلامی، جماعت اسلامی اور دیگر دینی حلقوں اور شخصیات نے بہت محنت اور کوشش کی تھی۔ 20 برس پہلے فیڈرل شریعت کورٹ نے جو فیصلہ دیا تھا کہ بینک انٹرسٹ سود ہے اور اس سودی نظام کو ختم کر کے غیر سودی معاشی نظام تشکیل دیا جائے۔ سود وہ گناہ ہے جس کے لیے قرآن حکیم میں وہ الفاظ آئے ہیں جو کسی اور گناہ کے لیے نہیں آئے۔ فرمایا: ﴿فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ﴾ (البقرہ:279) ”پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔“

الحمدللہ اس 27 رمضان کو ہماری فیڈرل شریعت کورٹ نے سود کے خلاف فیصلہ سنا دیا۔ معزز عدالت نے تمام فریقین کو بھرپور موقع دیا، سب کے دلائل سنے اور بالآخر فیصلہ کر دیا گیا جو بہت ہی خوش آئند بات ہے۔ اس لیے کہ بہت بڑا مرحلہ جو ابھی تک یہ طے ہی نہیں ہو پا رہا تھا کہ بینک جو سودی لین دین کرتا ہے وہ بھی ربا کے شمار میں آتا ہے یا نہیں آتا۔ لیکن اس فیصلے کے بعد گویا کہ اب یہ بات متفق علیہ ہو چکی ہے کہ یہ بنک کا انٹرسٹ بھی ربا ہے۔ اس کے لیے اب موقع دیا گیا کہ پانچ سال کے اندر اندر اس معاملہ کو ہر نوع کی نجاست سے پاک کر دیا جائے۔ ایک بیریئر ایک ماہ کا لگایا ہے۔ ایک بیریئر دسمبر 2022ء کا لگایا ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا دعا کریں کہ یہ جو ایک بہت بڑی اہم پیش رفت ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے مراحل کو آسان فرمائے۔ ابھی بڑی رکاوٹیں ہیں، لیکن اس سودی نظام کے متبادل کے لیے تجاویز اور مشورے بالکل تیار ہیں جن کی تیاری میں سکالرز اور علماء نے بڑی محنت کی ہے۔ اصل شے یہ ہے کہ نیت موجود ہے یا نہیں، اپنی معیشت کو سود سے پاک کرنا مقصود ہے یا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے مابین ہوتے ہیں، وہ جدھر چاہتا ہے موڑ لیتا ہے۔ لہٰذا اللہ کرے کہ اس فیصلے کے بعد ہماری ریاست اور آگے بڑھے اور کم سے کم یہ فضا جس میں ہم سودی لین دین کے حوالے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اعلان بغاوت کیے ہوئے ہیں، یہ ماحول بدلے اور ہم اللہ کی فرمانبرداری کا راستہ اختیار کریں۔ باقی جو فلسطین اور بھارت میں مسلمانوں پر مظالم کیے جا رہے ہیں، جس طرح عصمتوں کو تار تار کیا جا رہا ہے، جس طرح ان کی جائیدادوں کو، املاک کو آگ لگائی جا رہی ہے ہم سوائے اس وقت دعا کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔

ہمارے اندر اگر وہ بات ہوتی کہ ﴿وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾﴾ (آل عمران) ”اور تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مؤمن ہوئے۔“

اگر واقعتاً ہمارے اندر ایمان ہوتا تو پھر کسی خطے میں مسلمانوں پر ظلم ہوتا تو ہم یہاں کھڑے ہو کر احتجاج کرتے۔ بھارت میں جس طرح مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے اور ہندوتوا کے مطابق بھارت میں سوائے ہندوؤں کے اور کوئی نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ بھارتی مسلمانوں پر اپنی خصوصی رحمت نازل فرمائے۔ پھر اسی ماہ مبارک میں جو حکومت کی تبدیلی ہوئی ہے اس کے بارے میں بڑے خدشات ہیں، خطرات ہیں کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس معاملے میں بھی حالات کو سازگار بنائے اور اللہ کی رحمت ہمیں اپنی آغوش میں لے لے۔ آمین!

❁❁❁

عوام الناس بالخصوص دینی جماعتوں کا بہت بڑا فریضہ ہے کہ وہ سود جیسے بڑے منکر کے خلاف ایک منظم تحریک چلائیں جس میں نفاذِ شریعت کے پہلے قدم کے طور پر سود کے خاتمے کے مطالبے کو لے کر کھڑے ہوں: شجاع الدین شیخ

سود کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ بہت بڑا بریک تھرو ہے لیکن یہ ابتدائی قدم ہے، ابھی بہت بڑے بڑے اقدامات کرنا باقی ہیں ورنہ اس فیصلے کی برکات ظاہر نہیں ہوسکیں گی: حافظ عاطف وحید

دینی جماعتوں اور عدلیہ نے اپنا کام کر دیا اب یہ حکومت کا امتحان ہے کہ وہ قوم کو سودی جال سے کیسے نکالتی ہے: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

میزبان: وسیم احمد

وفاقی شرعی عدالت کا ربا کے خاتمے کا فیصلہ کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

سوال: 27 رمضان المبارک کو وفاقی شرعی عدالت کا انسدادِ سود کے بارے میں فیصلہ آیا ہے اس پر آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

حافظ عاطف وحید: میرے خیال میں یہ فیصلہ ایک بہت بڑا بریک تھرو ہے اور ایک مثبت پیش رفت ہے۔ اس میں سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ باطل نظام (سودی نظام) کے علمبرداروں نے جو سود کی تعریف اور اس کی عملی صورت کے بارے میں جو ابہام اور اشکالات پیدا کیے تھے اس فیصلے نے ان سب کو ختم کر دیا ہے اور اس میں کلیریٹی آ گئی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں اسے ایک ابتدائی قدم سمجھتا ہوں اور ابھی بہت بڑے بڑے اقدامات کرنے باقی ہیں ورنہ اس فیصلے کی برکات ظاہر نہیں ہوسکیں گی جن کی ہم توقع کر رہے ہیں۔ یعنی اب بھی انسدادِ سود کے حوالے سے بہت سارے چیلنجز درپیش ہیں اور اس عظیم مقصد کو آگے بڑھانے اور مزید محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

فرید احمد پراچہ: یہ فیصلہ بہت خوشی اور اطمینان کا باعث ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ الحمدللہ رب العالمین! یہ فیصلہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے خاص مدد ہے ورنہ اس کورٹ میں اس کیس کو چلتے ہوئے 20 سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ 2015ء سے پہلے اس کیس کے حوالے سے ایک غیر سنجیدہ رویہ نظر آرہا تھا کہ تین تین مہینے کی تاریخیں اور پھر بھول جانا اور ایک لایعنی سی بحثیں کرتے چلے جانا۔ لیکن موجودہ بینچ نے جب سنجیدگی سے اس کیس کو اہمیت دینا شروع کی تو ہمیں محسوس ہونے لگا کہ اس کا ایک اچھا فیصلہ ہوگا۔ میں نے عدالت سے گزارش کی تھی کہ رمضان برکتوں والا مہینہ ہے اور اس میں پاکستان کا قیام بھی ہوا تھا تو اس میں اگر آپ فیصلہ کریں گے تو یہ فیصلہ باعث برکت ہوگا۔ میں نے عدالت میں گیم چینجر کا لفظ استعمال کیا تھا کہ ہم قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں اگر عدالت سود کے خلاف فیصلہ دے دے تو یہ اس کا اس قوم پر بہت بڑا احسان ہوگا کہ ہماری معیشت سود اور رزقِ حرام سے پاک ہوجائے گی۔ 27 رمضان کو پاکستان بنا تھا اور وہ جمعۃ الوداع کا دن تھا اور آج جب عدالت نے سود کے خلاف فیصلہ دیا ہے تو یہ بھی 27 رمضان ہے اور جمعۃ الوداع کا دن ہے۔ کیا حسن اتفاق ہے۔ ہم دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس فیصلے کو عملی طور پر باعث برکت بنائے اور وفاقی شرعی عدالت کے اس بینچ کے ججوں کو بھی اس پر اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین!

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: سود کا خاتمہ حکومت کا مذہبی اور آئینی فریضہ قرار دیتے ہوئے فیڈرل شریعت کورٹ نے حکومت کو پانچ سال کا ٹائم فریم دیا ہے کہ اپنے تمام مالی معاملات شریعت کے اصولوں کے مطابق کر دیں۔ حالانکہ اٹارنی جنرل نے مناسب وقت مانگا تھا۔ کیا پانچ سال وقت زیادہ نہیں لگ رہا؟

حافظ عاطف وحید: بظاہر ایسا ہی لگتا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھیں تو یہ ٹائم فریم ایک نہیں ہے بلکہ تین ٹائم فریم ہیں جو مختلف اہداف کو سامنے رکھ کر دیے گئے ہیں۔ 16 یا 17 قوانین اور provisions of laws ایسے ہیں جن میں لفظ انٹرسٹ آیا ہے ان کو ختم کر کے ان کی جگہ نئے قوانین وضع کرنے کے لیے عدالت نے کہا ہے۔ مزید یہ کہ دس کے قریب قوانین ایسے ہیں جن کے بارے میں کورٹ نے باقاعدہ یہ فیصلہ دیا ہے کہ یکم جون 2022ء کو یہ قوانین منسوخ ہوجائیں گے، یعنی اس کے لیے صرف ایک ماہ ہے۔ اس کے بعد کورٹ نے نئے قوانین بنانے کی ڈیڈ لائن دی ہے جو مقننہ کا کام ہے کہ وہ قانون سازی کریں۔ چنانچہ مقننہ کو یہ ٹاسک دیا گیا ہے سود کو تحفظ دینے والے جتنے قوانین ہیں (تقریباً 25 یا 26) ان کی جگہ 31 دسمبر 2022ء تک نئے قوانین بنائے۔ گویا یہ ڈیڈ لائن بھی کوئی لمبی نہیں ہے۔ البتہ جہاں تک پانچ سال کی مدت کی بات ہے تو وہ اصل میں مکمل ٹرانسفرمیشن کی مدت ہے کہ پورے نظام میں جہاں جہاں سود کی آمیزش ہے اس کو ختم کیا جائے اور اسلام کا نظامِ معیشت جو کہ ایک عادلانہ نظام ہے اور کورٹ کے ریمارکس کے مطابق وہ ہی بہترین نظام ہے، اس کے اندر خطرات کم ہیں، لہٰذا اس میں کنورٹ کرنے کے لیے 31 دسمبر 2027ء کی ڈیڈ لائن دی ہے۔ پھر اضافی طور پر یہ ذمہ داری بھی لگائی ہے کہ آئین کی شق 3-29 میں جو پرنسپل آف پالیسی بیان ہوا ہے اس کے مطابق نئے قوانین کو موثر بنایا جائے۔ اس کے لیے ہر سال باقاعدہ پراگریس رپورٹ تیار ہو جو اداروں (قومی اسمبلی اور سینٹ) میں پیش کی جائے۔ گویا اصولی طور پر اس فیصلہ کے بعد اب یہ پراسس واقعتاً نافذ ہوگا اور ہر ہر معاملے کے حوالے سے بحث ہوگی اور اس کی پراگریس سامنے آتی رہے گی۔ بہرحال دیکھا جائے تو اتنے بڑے کام کو اگر کرنا ہے تو اس کے لیے یہ راستہ بہت موزوں اور آئینی ہے۔

سوال: عدالت نے اس فیصلے میں انٹرسٹ فری بینکنگ کو قابل عمل بینکاری نظام قرار دیا ہے کیا اس سے عدلیہ کی مراد ہمارا موجودہ اسلامی بینکنگ کا نظام ہے یا کچھ اور ہے؟

فرید احمد پراچہ: موجودہ اسلامی بینکنگ آئیڈیل نہیں ہے۔ یہ 2000ء سے شروع ہوئی اور اس وقت کوئی 22 بینک ہیں اور مزید برانچیں بن رہی ہیں۔ میزان بینک کی تقریباً ایک ہزار برانچیں ہوگئی ہیں اوران کا سرمایہ کھربوں روپے میں چلا گیا ہے۔ اسی طرح فیصل بینک بھی اسلامی بینکنگ کی طرف چلا گیا ہے۔ فی الواقع اسلامی بینکنگ یہ ہونی چاہیے کہ رقم بھی بلاسود لی جائے اور بینکنگ کا نظام مضاربہ، مشارکہ، مرابحہ کے اصولوں کے تحت چلے، یہ نہیں کہ ادھر سے رقم لے کرآگے سود پر دے دی جائے۔ اگر یہ بات بینکوں پر واضح ہو جائے کہ اب یہ روایتی بینکنگ سسٹم نہیں چلے گا جس میں پیسے سے پیسہ جنریٹ کیا جاتا ہے بلکہ اب ہمیں اسلامی بینکنگ نظام بنانا پڑے گا تو بینک خودبخود ایک سے بڑھ کر ایک سکیمیں دیں گے کیونکہ موجودہ دور مقابلے کا دور ہے۔ مثال کے طور پر جب دنیا کے اندر حلال فوڈ کا کلچر بڑھا ہے تو بہت سے ممالک اس طرف لپکے ہیں کہ ہم اس سے بہت کچھ کما سکتے ہیں۔ اس دوڑ میں امریکہ سمیت بہت سے ممالک شامل ہو چکے ہیں۔ ان ممالک نے حلال فوڈ کو عام کیا حالانکہ وہاں حلال فوڈ کا نظام نہ ہونے کے برابر تھا لیکن چونکہ تجارت کا مسئلہ تھا اس لیے انہوں نے سب کچھ کیا۔ اسی طرح جب بینکنگ کا سارا نظام اسلامی بینکنگ کی طرف آئے گا تو موجودہ بینک یہ سب کچھ کرلیں گے اور عوام اور اداروں کو مطمئن کریں گے۔ بہرحال اگر اسلامی بینکنگ کی طرف پیش رفت ہوگی تو اس میں مزید بہتری آئے گی۔ تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کے لوگوں نے بینکوں کے نمائندوں سے بھی نشست رکھی تھی اوران کو بتایا تھا کہ مکمل اسلامی بینکنگ کی طرف پیش رفت ہونی چاہیے تاکہ ہمارا سرمایہ مکمل پاک ہو۔

سوال: وفاقی شرعی عدالت نے اپنے فیصلے میں سی پیک کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ چین بھی پاکستان کے ساتھ مل کر اسلامی بینکنگ کا خواہاں ہے۔ اگر چین بھی تیار ہے تو کیا دنیا کے دوسرے ممالک اور مالیاتی اداروں کو اسلامی بینکنگ پر کوئی اعتراض ہوسکتا ہے؟

حافظ عاطف وحید: عدالت کے فیصلے میں بعض ممالک اور اداروں کا ذکر تو ضرور آیا ہے لیکن ان کے بارے میں عدالت نے کوئی فیصلہ نہیں دیا بلکہ انہیں ایک ریفرینس کے طور پر کوٹ کیا گیا۔ کیونکہ ایک اعتراض یہ وارد کیا جاتا ہے کہ سود سے پاک معاشی نظام پورے سسٹم کے اوپر نافذ کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس سے سسٹم تباہ ہوسکتا ہے۔ ایک اعتراض یہ تھا کہ ماڈرن کمرشل انٹرسٹ ربا ہے ہی نہیں۔ اب اس دلیل کو کورٹ نے یہ کہہ کر رد کیا کہ اگر کمرشل انٹرسٹ حرام نہیں تھا تو پھر یہاں اسلامی بینکنگ کیوں ہو رہی ہے۔ پھر سٹیٹ بنک کی رپورٹیں سامنے آگئیں کہ کس طریقے سے اسلامی بینکنگ کو فروغ دے رہے ہیں اور اس کو پروموٹ کیا جا رہا ہے۔ گویا یہ بات خود

> بینکوں نے خود ثابت کیا کہ کمرشل انٹرسٹ غلط تھا تب ہی انہوں نے اسلامی بینکنگ کا سلسلہ شروع کیا۔ اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ جو لوگ کہتے ہیں اسلامی بینکنگ سسٹم نہیں چل سکتا وہ غلط کہتے ہیں۔

ایک دلیل ہے کہ انٹرسٹ غلط تھا تبھی تو آپ نے اسلامی بینکنگ کی کھڑکی کھولی اور اسلامی بینک قائم کیے۔ اس نقطہ نظر سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ اگر اسلامی بینکنگ سسٹم چل رہا ہے اور بینک تسلیم کر رہے ہیں وہ زیادہ مستحکم ہے اور اس میں ملک کے معاشی نظام کو خطرہ بھی نہیں ہے تو یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اسلامی بینکنگ سے سسٹم نہیں چل سکتا۔ چنانچہ اسی کے ذیل میں سی پیک کا بھی ذکر آیا کہ چین نے اس بات کا اظہار کیا تھا اور یہ بات بھی حکومتی اور بینکنگ کے نمائندوں کی طرف سے آئی تھی کہ چین بھی بینکنگ کے حوالے سے اسلامک موڈ میں آنے کے لیے تیار ہے۔ یعنی ایسا نظام ہم ترتیب دے سکتے ہیں کہ جو اسلامک فنانس کی بنیاد پر ہو جس میں سودی معاہدوں کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اس ریفرینس کو سامنے رکھیں تو آئی ایم ایف کے پیپرز بھی موجود ہیں جن کے مطابق IMF کی طرف سے اسلامک بینکنگ کی تھیوریٹیکل فارمیشن ہو چکی ہے، ممکن ہے عملی طور پر ٹیسٹ بھی ہو چکے ہوں۔ بہرحال اس حوالے سے آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک سے بات چیت ہوسکتی ہے کہ اگر ہماری ضرورت اس طرح کی ہے تو ہم آپ سے سودی قرضہ نہیں لینا چاہتے، ہم کسی بزنس یا میگا پراجیکٹس سے related جو بھی فنڈنگ آپ سے اگر لیں گے تو وہ کسی نہ کسی شرعی بنیاد پر ہوگی اور وہ معاملہ پھر چیلنج کیے جانے کے قابل ہوگا کہ کیا واقعی وہ شرعی ہے یا نہیں ہے۔ اس لیے کہ کورٹ نے ربا کی تمام ٹرانزیکشن کی بھی وضاحت کر دی ہے چاہے وہ کسی لیبل کے تحت ہو رہی ہوں، چاہے اس کے لیے اسلامک فنانس کا نام ہی استعمال کیوں نہ ہو رہا ہو، لیکن اگر وہ ان شکلوں میں آئے گی تو وہ بھی ربا ہوگی۔ یہ بہت مثبت قدم ہے۔ اس اعتبار سے اگر آپ کسی بھی پراجیکٹ کے لیے فنڈنگ لیں گے تو وہ فنڈنگ آپ انہی موڈز میں لے سکتے ہیں جن کی شریعت میں اجازت ہوگی ورنہ آپ پراجیکٹ کو شروع نہ کریں۔ یہ جو ہم نے کھلا کھاتا رکھا ہوا ہے کہ پیسے لے لیے جائیں اور اپنے اوپر قرضوں کا بوجھ بڑھاتے چلے جائیں اور وہ اتنا بڑھ جائے کہ اب ہم اپنے تمام اثاثے بھی بیچ دیں تب بھی ہم وہ قرض بلکہ اس کا سود ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہ تباہی ہم پر اُن تمام لونز کی وجہ سے آئی ہے جو سود پر تھے۔

سوال: عدلیہ نے حکومت کو یہ بھی آرڈر دیا ہے کہ اگر اس نے قرض لینا ہے تو سود سے پاک اندرونی اور بیرونی قرضے لے۔ یہ قرضے کہاں سے اور کیسے ملتے ہیں؟

فرید احمد پراچہ: اگر نیت اچھی ہو تو پھر بہت ساری چیزیں خود بخود ڈیزائن ہو جاتی ہیں۔ ہمارے اندرونی اور بیرونی قرضوں کو ملایا جائے تو تقریباً 52 ہزار ارب روپے کا ہمارے اوپر قرضہ ہے۔ یہ اندرونی قرضے وہ ہیں جو حکومت خود دیتی ہے اور لیتی ہے ان پر بھی سود ہوتا ہے، کس لیے؟ حالانکہ حکومت کو سوچنا چاہیے کہ ہر جگہ کیوں سود کو شامل کر رہی ہے جبکہ اپنی ہی ایک جیب سے نکال کر دوسری جیب میں ڈالنے والی بات ہے۔ ایسا سود تو فوری طور پر ختم ہوسکتا ہے۔ اسی طرح حکومت نے سٹیٹ بینک سے قرضے لیے اور پھر کمرشل بینکوں سے قرضے لے کر سٹیٹ بینک کو دیے اور قوم کو کمرشل بینکوں کا مقروض بنا دیا۔ یہ ساری چیزیں کسی سکیم کے تحت بھی تو چل سکتی ہیں۔ بیرونی قرضوں پر انٹرسٹ ریٹ اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا اندرونی قرضوں پر ہے۔ وہاں تو دو فیصد یا ایک شاریہ

پانچ فیصد ہے۔ پچھلی تمام حکومت نے بھاری انٹرسٹ ریٹ پر قرضے لیے ہیں۔ قرآن میں کہا گیا:

﴿يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ﴾ (البقرۃ:275)

''جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔''

سود خوروں کو شیطان باؤلا کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری حکومتیں بھی باؤلی ہو گئی ہیں۔ یعنی انہیں کوئی خیال نہیں ہے کہ ہم نے واپس بھی کرنا ہے۔ ہم نے پچھلے بجٹ سے تین ہزار ارب روپے نکال کر قسطیں ادا کی ہیں۔ ہمیں اس حوالے سے ریسرچ کرنی چاہیے اور ماہرین کے ذریعے پتا لگانا چاہیے کہ عالمی قوانین میں کہاں کہاں گنجائش ہے کہ ہم کسی سکیم یا پروجیکٹ کے تحت قرض لیں اور اس پر سود ادا نہ کرنا پڑے بلکہ نفع ونقصان کی بنیاد پر یہ قرض ہو۔ اس سے اگلی بات یہ ہے کہ ہم قرضے کیوں لیں؟ یعنی قرضے لیے بغیر بھی تو ملک چلتے ہیں تو کیا ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ ہمارے مقدر کے اندر قرضے لینا ہی ہے، ہم خود انحصاری کا راستہ اختیار کریں۔ ہم زراعت بڑھا سکتے ہیں، ہم چیزوں کو ایکسپورٹ کر کے بہت زیادہ کما سکتے ہیں۔ ہم نیک نیتی سے طے کر لیں کہ ہم سودی قرضے نہیں لیں گے تو ہمیں راستے مل جائیں گے، ملک اور ادارے مل جائیں گے، اوورسیز پاکستانی مل جائیں گے، حکومت ان کے لیے سکیمیں فراہم کرے۔ بہرحال حکومت اگر طے کرے تو اسے بہتر راستے مل جائیں گے۔

سوال: اس فیصلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس فیصلے کا اطلاق لیے گئے قرضوں پر نہیں ہوگا۔ ہم نے جو قرضے لیے ہوئے ہیں ان پر اگر ہم نے سود دیتے رہنا ہے تو پھر ہماری اکانومی سود سے پاک کیسے ہوگی؟

حافظ عاطف وحید: محسوس ہوتا ہے فیصلے میں کچھ مصلحتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے جو حکومتی پریشر کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ یہ ایک ریمانڈ ججمنٹ ہے جس کا تعلق 2002ء کے فیصلے سے ہے۔ لہٰذا ہونا یہ چاہیے تھا کہ 2002ء سے اب تک جو بھی سودی لین دین ہوئے ہیں ان سب پر یہ فیصلہ موثر ہوتا لیکن کورٹ نے اس فیصلے میں یہ لکھا ہے کہ اس سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی تھیں۔ اس لیے انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس کے بعد جو لین دین ہوگا اس پر یہ فیصلہ موثر العمل ہوگا۔ بہرحال اس میں حکومت کی سیاسی ول اور گورننس کا بہت اہم کردار ہوگا کہ وہ کیسے اس فیصلے کو بنیاد بناتے ہوئے پچھلے سارے قرضوں کو manage کرتی ہے۔ اندرونی طور پر بینکوں سے قرضوں کا جو لین دین ہے اس کو اگر ہم نے آئینی طور پر حل نہ کیا تو اس بھنور سے نکلنا ہمارے لیے مشکل ہوگا۔ کورٹ نے تو فیصلہ کرنا ہے کہ یہ قوانین قرآن وسنت کے مطابق ہیں یا نہیں ہیں۔ اگر سیاسی ول ہو اور حکومت سمجھتی ہے کہ اب یہ ہمارے اوپر ایک حجت بن گئی ہے تو یہ کام وہ بھی کر سکتی ہے اور حکومت پابند نہیں ہے کہ وہ سابقہ شرائط پر ہی اندرونی قرضے واپس کرے بلکہ وہ نئے قوانین کا اطلاق بھی کر سکتی ہے۔ اس کے لیے ہمیں ابھی عوام کی سطح پر مہم کی ضرورت ہے تاکہ ان سودی قرضوں سے جان چھڑائی جا سکے۔ جنہوں نے یہ سودی قرضے لیے ہیں اور قوم کو پھنسایا ہے وہ یقیناً قومی مجرم ہیں۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس عدالتی فیصلے کو پُرزور طریقے سے نافذ کرنا چاہیے۔

سوال: کیا حکومت عدلیہ کے اس فیصلے کو اسی طرح لیٹر اینڈ سپرٹ کے ساتھ نافذ کرے گی اور اس کے مطابق قانون سازی کرے گی یا سابقہ حکومتوں کی طرح تاخیری حربے استعمال کر کے لیت ولعل سے کام لیتی رہے گی؟

فرید احمد پراچہ: اس وقت یہ حکومت کا امتحان ہے۔ آگے پیچھے یہ اسلام کے بڑے علمبردار بنے ہوتے ہیں، کسی نے ریاستِ مدینہ کا نعرہ لگایا ہوتا ہے اور کسی نے نفاذ شریعت کا نام لیا ہوتا ہے۔ موجودہ حکومت کولیشن حکومت ہے جس میں ایک دینی جماعت بھی شامل ہے۔ اور ایک بہت معزز دینی رہنما بھی اس کے ساتھ وابستہ ہیں جو اس معاملے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اب ہمارے معروف علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان حکمرانوں کو بتائیں کہ قیامت کے دن تو اپنے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھایا جا سکتا لیکن آپ لوگ 22 کروڑ عوام کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر اللہ کے سامنے پیش ہوں گے۔ کیا آپ کو جوابدہ نہیں ہونا ہوگا کہ آپ اس قوم کو رزق حرام کھلاتے رہے ہیں۔ علماء اس معاملے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اگر کوئی حکمران یہ طے کر لے کہ ہم نے سودی لین دین نہیں کرنا تو خود بخود قانون سازیاں ہو جائیں گی۔ قانون سازی کا ادارہ خود بہت چیزیں تیار کر کے دے گا۔ بظاہر حکومت کی طرف سے اس پر کوئی بات نہیں ہوئی۔ حکومت والے یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے فیصلے ہمارے لیے مسائل بن جاتے ہیں حالانکہ وہ مسائل کا حل ہوتے ہیں۔

سوال: دینی جماعتوں کا اگلے پراسس میں کیا رول ہوگا اور کیا وہ اس حوالے سے کوئی تیاری کر رہی ہیں؟

فرید احمد پراچہ: جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی اس میں برابر جدوجہد کر رہی ہیں۔ پھر علماء کے طبقے میں بھی مولانا زاہد الراشدی صاحب کی قیادت میں تحریک انسداد سود چل رہی ہے۔ پھر ملی مجلس شرعی اور متحدہ علماء کونسل اور ملی یکجہتی کونسل جیسے مشترکہ پلیٹ فارم ہیں ہم ان سب کو سرگرم کریں گے۔ ان شاء اللہ! ہم نے یہ طے کیا ہے کہ جن سٹیک ہولڈرز نے اس میں حصہ لیا ہے جن میں وکلاء، معاشی ماہرین اور علماء کرام شامل ہیں ان کی بڑے پیمانے پر کانفرنس کریں گے تاکہ اپنی صفوں میں عزم واعتماد ہو اور قوم کو بھی اعتماد دے سکیں۔ ساتھ ساتھ عدالت کو بھی اعتماد دیں جس نے اتنا جرات مندانہ فیصلہ دیا ہے تاکہ ان کو یہ احساس ہو کہ ان کی محنتیں رائیگاں نہیں گئیں۔

سوال: الحمدللہ! تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کی مشترکہ کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے وفاقی شرعی عدالت میں انسداد سود کے کیس میں ہمیں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اس فیصلے کے بعد کے مراحل میں دینی جماعتوں سے آپ کیا توقع رکھتے ہیں اور انہیں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

شجاع الدین شیخ: الحمدللہ! تحریک انسداد سود کے معاملے میں جماعت اسلامی کے وکلاء کی کاوشیں رہیں اور تنظیم اسلامی بھی بہت عرصے سے اس کیس کو پرسو کرتی آئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض اہل علم اور علماء کا بھی اس میں تعاون رہا، بالخصوص تحریک انسداد سود جس کو مولانا زاہد الراشدی صاحب لیڈ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ یقیناً انہوں نے اور ان کے ساتھی علماء نے اس میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ لیکن بہرحال بڑے ادب سے عرض کریں گے کہ ہمارے بہت سارے دینی طبقات میں اس حوالے سے زیادہ توجہ کا معاملہ نہیں رہا۔ اس کے علاوہ ہمارے وکلاء اور چارٹیڈ اکاؤنٹنٹس والے حضرات ہیں جن کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں انہوں نے بھی اس کیس میں انفرادی لحاظ سے خاصا اِن پٹ دیا تھا۔ بہرحال جن حضرات نے بھی محنتیں کی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اصل بات یہ ہے کہ فیصلے تو پہلے بھی آئے تھے۔ پہلے 1991ء میں آیا پھر مشرف کے دور میں تفصیلی فیصلہ آیا اور اب

بیس سال بعد یہ فیصلہ آیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اب یہ حکمرانوں کے لیے اتمامِ حجت کا معاملہ ہے کہ پے در پے عدالتی کارروائیوں کے بعد یہ بات واضح ہو کر سامنے آچکی ہے کہ بینک انٹرسٹ بھی ربا ہے جو شریعت کے مطابق حرام ہے۔ آگے کے مراحل کے لیے پہلے ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو ہدایت دے اور وہ اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کریں۔ اگر ان کو پاکستان سے محبت ہے تو انہیں سوچنا چاہیے کہ اس ملک پر اللہ کی رحمتوں کا نزول کیسے ممکن ہے جب تک ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے حالتِ جنگ میں ہوں گے۔ اس جنگ کو ختم کرنے کے لیے حکومت کو ربا کے خاتمے اور اسلامی نظامِ معیشت کی implementation کی طرف جانا چاہیے اور اس کے لیے تجاویز پہلے سے موجود ہیں، صرف ول پاور کی ضرورت ہے۔ اگر ان کے اندر خلوص ہوگا تو ان شاءاللہ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل ہوگی۔

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ برسوں یہ بات فرماتے رہے کہ نفاذِ شریعت کے لیے تحریک کے راستے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ منہج انقلاب نبوی ﷺ کو سامنے رکھ کر ایک منظم تربیت یافتہ جماعت کا قیام اور پھر باطل سے ٹکرانا حضور ﷺ کا راستہ تھا۔ اس منظم تحریک کے لیے اب علماء کے طبقے سے بھی آوازیں آرہی ہیں۔ مفتی تقی عثمانی صاحب کا 2018ء کا ایک ویڈیو بیان بہت وائرل بھی ہوا کہ آج تک ہم نے کوئی تحریک کسی منکر کے خلاف نہیں چلائی۔ سود ایک متفق علیہ منکر ہے اور اتنا بڑا منکر ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ قرار دیا گیا ہے۔ اگر حکمران اس منکر کے خاتمے کے لیے کام نہیں کرتے تو عوام الناس اور بالخصوص دینی جماعتوں کا بہت بڑا فریضہ بنتا ہے کہ اس متفق علیہ منکر کے خلاف آواز بلند کریں اور ایک منظم تحریک چلائی جائے۔ جس میں ہم شریعت کے نفاذ کے پہلے قدم کے طور پر سود کے خاتمے کے مطالبے کو لے کر کھڑے ہوں۔ ہماری بعض دینی سیاسی جماعتیں حکومتوں کو گرانے ہٹانے کے لیے بڑی متحرک نظر آتی ہیں لیکن کسی منکر کے خاتمے کے لیے وہ متحرک نظر نہیں آتیں۔ بہرحال اس حوالے سے آئمہ مساجد، خطباء، علماء، دینی سیاسی جماعتوں کی قیادتوں سمیت سب کو مل کر جدوجہد کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سوال: اگلے مراحل کے لیے دینی جماعتوں کا کوئی ہوم ورک تیار ہو رہا ہے؟

حافظ عاطف وحید: جب سے انسداد سود کا کیس عدالت میں گیا ہے ہم ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر چل رہے ہیں اور یہ فیصلہ بھی ہماری ایک مشترکہ کوشش کا نتیجہ ہے۔ اس دوران ہم نے بہت سے ایسے پروگرامز کیے ہیں جن میں حکومت کے ذمہ داران کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اس سے مسائل پیدا نہیں ہوں گے، مسائل حل ہوں گے، اس کے لیے بہت سارا علمی کام ہوا ہے۔ یعنی خود حکومتی سطح پر ایسے فورم بنے ہیں جنہوں نے بہت وقیع کام کیا ہے۔ ٹرانسفرمیشن آف اکانومی کے کمیشن بنے، منسٹری آف لاء اور منسٹری آف فنانس میں ٹاسک فورسز بنی ہیں، ان کی رپورٹیں تیار ہیں۔ یہ سارا کا سارا کام ہمارے پول میں موجود ہے اور ہم اس کو بروئے کار لائیں گے۔ ہم حکومت وقت کے ساتھ ہر طرح کا تعاون بھی کرنے کو تیار ہیں اگر وہ کوئی اچھا کریں گے تو یقیناً ہم اس کی تائید کریں گے۔ اسلام ایک پورا نظامِ حیات ہے اور معاشی نظام اس کا ایک جزو ہے، یہ کُل نہیں ہے۔ نظامِ حیات میں سب سے پہلے ایمانیات اور اعتقادات ہیں جو پورا ذہن ہی بدل دیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد معیشت ہے، سیاست ہے، معاشرت ہے، اخلاق ہے، ادب ہے۔ یہ ساری چیزیں اسلامی نظام کے گوشے ہیں۔ اس وقت معاشی نظام کے ایک پہلو کے اندر ایک فیصلہ آیا اور اس میں بقیہ چیزوں یعنی جوا، سٹہ، انشورنس وغیرہ کے حوالے سے ابھی کسی نے کوئی بات نہیں کی، یہ فیصلہ ان پر بھی ہے کیونکہ موجودہ حالت میں وہ بھی اسلامی نظامِ معیشت کے خلاف ہیں۔ اب اس ایک حصہ میں تبدیلی بقیہ حصوں کی تبدیلی کا پیش خیمہ تو ہو سکتی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس سے سارا جہان بدل جائے گا اور دودھ اور شہد کی نہریں بہنے لگیں گی۔ ہمیں اس کے لیے ابھی بہت سے مراحل طے کرنے ہیں اور اصل چیلنج اب درپیش ہے۔ ابھی یہ ایک علمی فتح ہے۔ سودی نظام، نظامِ باطل ہے۔ چنانچہ اس بات کی کلیرٹی کے لیے یہ فیصلہ موثر ہے۔ اس فیصلے کی برکات کو حاصل کرنے کے لیے ابھی ہمیں کافی محنت کرنی ہے۔ اس فورس کے سپاہی ابھی کمربستہ رہیں کیونکہ یہ سارے قوانین بہت پرانے ہیں جو انگریز نے دیے ہیں ان کو مکمل تبدیل کرنا ہے اس میں وقت اور محنت دونوں لگیں گی۔ سود اس باطل نظام کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اس کو ہم نے ہلا دیا اور ایک نئی حرارت ڈال دی، توقع کی جاسکتی ہے کہ اس سے بقیہ گوشوں میں بھی ایک قوت پیدا ہو جائے گی اور یہ مکمل اسلامی نظام کے قیام کا پیش خیمہ بن سکتا ہے جو ہماری اصل منزل ہے۔ ان شاءاللہ!

❁❁❁

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

ضرورت رشتہ

☆ ایک سینئر رفیق تنظیم کو اپنی ہمشیرہ حافظہ قرآن، چار سالہ عالمہ کورس، ایم اے (ماس کمیونیکیشن و جرنلزم) عمر 29 سال کو دیندار گھرانے سے تعلیم یافتہ، برسرروزگار شخص کا رشتہ درکار ہے۔ لاہور کے رہائشی قابل ترجیح۔ ذات پات کی قید نہیں۔

برائے رابطہ: 0321-4542134

دعائے صحت کی اپیل

☆ مرکزی نائب ناظم نشرواشاعت تنظیم اسلامی وسیم احمد علیل ہیں اور زیر علاج ہیں۔

☆ نقیب اسرہ ڈیرہ غازی خان محترم جناب منصور احمد لغاری کا روڈ ایکسیڈنٹ ہوا۔ شدید چوٹیں آئیں۔ منہ پر ٹانکے بھی لگے ہیں۔

☆ اُسرہ ڈیرہ غازی خان کے ملتزم رفیق جناب علی عمران قریشی کا بھی روڈ ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ چوٹیں آئی ہیں۔

☆ حلقہ کراچی جنوبی، کورنگی شرقی کے رفیق کامران احمد کے والد علیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

❁❁❁

غیر اسلامی خرید وفروخت کا رواج

حسین الرحمن

جس شے کا آدمی مالک نہ ہو، اس کی خرید وفروخت سے شریعت نے منع فرمایا ہے، کیونکہ بیع تو تب ہوگی جب وہ چیز انسان کی ملکیت میں ہو اور وہ عندالوقت اسے حوالہ کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو۔ آج کل مارکیٹوں میں جو نقصان ہو رہا ہے، اس کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ ایک شے مارکیٹ میں موجود ہی نہیں اور نہ فروخت کرنے والے کو اس پر قدرت ہی ہوتی ہے، اس کے باوجود اس شے کو فروخت کیا جا رہا ہوتا ہے اور اس کا سودا آگے کے لوگوں کے درمیان طے ہوتا جاتا ہے۔ اسلام نے انسانوں کے لیے ہر چیز کی ایک حد مقرر کی ہے جس میں خود انسان ہی کا فائدہ ہے۔ اسلام انسان کی جان کے ساتھ ساتھ مال کو بھی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

کچھ دن پہلے ایک شخص سے بات ہوئی، اس کا واسطہ مارکیٹ اور اس کے اندر ہونے والے معاملات سے بہت زیادہ تھا بلکہ یوں کہیے کہ وہ مارکیٹ کا ایک خاص آدمی تھا۔ میں نے اس سے مارکیٹ کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا، تو اس نے میرے سوال کے جواب میں ایک بات کہی کہ مارکیٹ میں جتنے بھی لوگ ہیں اُن کی اکثریت ایسی شے کی خرید وفروخت کرتی ہے کہ جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اس پر قادر ہوتے ہیں کہ اس شے کو سامنے پیش کر سکیں۔ پھر اس نے تفصیل سے بات شروع کی کہ ہوتا یوں ہے کہ ایک شخص نے بات کی کہ میرے پاس فلاں شے ہے اور اس کی اتنی قیمت ہے، دوسرے نے اُس کو پیسے دیئے اور رسید لے لی۔ اب یہ دوسرا بندہ، وہ رسید لے کر تیسرے کے پاس جاتا ہے اور تیسرا اس کو کہتا ہے کہ میرے پاس فلاں شے ہے اور اتنی اس کی قیمت ہے۔ اب دوسرا اس کو اپنی رسید دیتا ہے۔ اس طرح سے یہ معاملہ آٹھ سے دس افراد کے درمیان طے ہو جاتا ہے۔ لیکن جب مال دینے کا وقت آتا ہے تو مال سرے سے ہوتا ہی نہیں۔ اُس مال کی قیمت میں اگر اضافہ ہو جائے تو اس صورت میں سب سے آخر میں خریدنے والا آدمی اپنے فروخت کنندہ سے رجوع کرتا ہے اور وہ اپنے فروخت کنندہ سے۔ اس طرح یہ سلسلہ چلتے چلتے دوبارہ پہلے بندے تک پہنچ جاتا ہے، لیکن اس وقت بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ اور قیمت میں بہت فرق واقع ہو چکا ہوتا ہے۔ پہلا فروخت کنندہ اگر حاضر بازار سے وہ شے خرید کر بھگتائے تو اُسے بہت بڑا نقصان ہوتا ہے جس سے اُس کے دیوالیہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ مال بھگتانے سے انکار کر دیتا ہے اور بعض اوقات اپنا اڈہ چھوڑ کر غائب ہو جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اب بیچ کے آٹھ دس افراد کے درمیان جھگڑا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ قیمت میں اضافہ کی وجہ سے سب نے کاغذات میں اپنا اپنا نفع درج کر لیا ہوتا ہے۔ اور اگر نرخ کم ہو جائیں تو پہلا فروخت کنندہ رابطہ کرتا ہے اور بات آگے چلتی ہے لیکن مال اٹھانے کو کوئی تیار نہیں ہوتا۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا ہے اور بسا اوقات معاملہ اتنا گھمبیر ہو جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ان سب حضرات کا پیسہ ڈوب جاتا ہے۔ اکثر حضرات دیوالیہ ہو جاتے ہیں۔ کاروباری حضرات کی حالت دیکھ کر یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کبھی وہ بڑا کاروبار کرتے تھے۔ بڑے بڑے دیندار لوگ بھی اس معاملے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ شریعت کے ایک حکم کی پاسداری نہ کرنے کی وجہ سے ہوا۔

اگرچہ شریعت نے بیع سلم کو جائز قرار دیا ہے جس میں پیسے پہلے وصول کئے جاتے ہیں اور مبیع بعد میں دی جاتی ہے، مگر اس کے لیے چند شرائط مقرر کی ہیں، مثلاً اس مبیع کا وصف معلوم ہو، جنس معلوم ہو، قدر معلوم ہو، مبیع سپرد کرنے کا وقت معلوم ہو وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اور بھی شرائط ہیں، اگر سودا ان شرائط کے موافق نہ ہو تو پھر اس کی اجازت نہیں ہے۔

مارکیٹ میں اس طرح کی خرید وفروخت اگر کامیاب ہو بھی جائے یعنی مال پہنچ بھی جائے تو اس میں بڑی خرابی یہ ہے کہ ایک شے جسے خریدا جا رہا ہے، اپنی قیمت سے کئی گنا مہنگی خریدی جاتی ہے۔ اس میں نقصان عام خریدنے والوں کا ہوتا ہے۔ شریعت نے نفع کے لئے کوئی حد تو مقرر نہیں کی لیکن نفع اتنا بھی نہیں ہونا چاہیے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ 5 روپے کی شے 50 میں خریدنا اس سے اور بڑھ کر تکلیف کیا ہو سکتی ہے۔ اس طرح کے معاملات میں اور بھی امور فاسدہ ہیں۔ ان امور فاسدہ کی وجہ سے شریعت نے اس طرح کے معاملات سے منع فرمایا ہے۔

بسا اوقات ایک دوکاندار اپنی اشیاء فروخت کرنے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے کرتا رہتا ہے۔ کبھی نقل کو اصل کی صورت میں پیش کر کے فروخت کرتا ہے، کبھی کہے گا کہ پوری مارکیٹ میں اعلیٰ معیار کا مال صرف اور صرف ہمارے پاس ہی فروخت ہوتا ہے، باقی حضرات تو جعلی مال فروخت کرتے ہیں۔ عام اصطلاح میں اسے دو نمبر مال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کبھی گاہک کے نزدیک آکر اس کے کان میں کہے گا کہ اصل میں اس شے کی قیمت زیادہ ہے، لیکن صرف آپ کے لئے کم کر دیتا ہوں۔ حالانکہ اس کو اصل قیمت سے زیادہ بتاتا ہے۔ اور پرانی قیمت پر فروخت کر دیتا ہے۔ غرض طرح طرح کے جھوٹ بول کر اپنا مال فروخت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ جو رزق آپ کے مقدر میں ہوگا وہ آپ کو ملے گا۔ اس کے لیے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں اور سچ بولنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک یہ کہ اس سے کاروبار میں برکت ہوگی، دوسرے یہ کہ جس کو بھی آپ مال فروخت کریں گے دوسری مرتبہ بھی وہ آپ ہی کے پاس آئے گا۔ اور تیسرا اہم فائدہ یہ ہے کہ ثواب بھی ملے گا۔ کاروبار تو ایسے بھی کرنا ہے کیوں نہ سچ بول کے کیا جائے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ دوکان کے باہر بڑے بڑے حرفوں میں لکھا ہوتا ہے کہ ’’خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہیں ہوگا۔‘‘ یہ بات بھی شریعت کے منافی ہے۔ اس لئے کہ جب ایک آدمی کو مال پسند نہیں آیا یا اس میں سے کوئی نقص نکل آئے تو وہ کیا کرے گا جبکہ اس کے لیے وہ چیز کسی کام کی نہیں۔ اُسے اس بات کا حق ہے کہ اس شے کو واپس کرے۔ بیرون ممالک کے اکثر سپر سٹوروں میں لکھا ہوتا ہے کہ 3 یا 7 دن کے اندر خریدی ہوئی شے واپس ہو سکتی ہے، یہاں تک کہ اگر اس میں آپ سے کوئی نقص بھی پیدا ہو جائے تب بھی وہ لوگ اس نقصان کی قیمت وصول کر کے باقی رقم آپ کو واپس کر دیتے ہیں۔ یہ اسلام کی تعلیم ہے، لیکن اس پر عمل غیر مسلم کر رہے ہیں۔ آیئے عزم کریں آج کے بعد ہم صرف اور صرف سچ ہی سے کاروبار چلائیں گے۔ اسی میں دین و دنیا کی فلاح مضمر ہے۔

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام مختلف حلقہ جات میں استقبال رمضان پروگرام 2022ء

حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام

ماہ رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ اس ماہ کی خصوصی عنایتوں اور برکات سے فائدہ نہ اٹھانے والوں کے لیے جبرائیل امینؑ نے بد دعا دی اور رحمت للعالمین ﷺ نے اس پر آمین کہی ہے۔ تنظیم اسلامی اپنے رفقاء و احباب و عوام الناس کو ذہناً اور قلباً اس ماہ مبارک سے بہترین طریقہ سے استفادہ کرنے کے لیے خصوصی پروگرام کا انعقاد ماہ شعبان میں کرتی ہے جو ایک مسنون عمل ہے۔ جماعتی نظم وضبط اور سمع وطاعت کی وجہ سے ان پروگرامات کی منصوبہ بندی اور انعقاد کے وقت اللہ تعالیٰ کی خصوصی نصرت اور برکات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ حلقہ کراچی جنوبی دس مقامی تناظیم پر مشتمل ہے اور اس کا علاقہ لانڈھی، کورنگی سوسائٹی، اختر کالونی، ڈیفنس، کلفٹن اور کیماڑی تک پھیلا ہوا ہے۔ استقبال رمضان پروگرام رفقاء و احباب کے گھروں، دفاتر، اور شادی ہال میں منعقد کیے گئے۔ کتاب تحفہ رمضان اور سحر و افطار کارڈ تحفتاً پیش کیے گئے۔ مجموعی طور پر کل 88 پروگرامات کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً 4380 افراد نے شرکت کی۔ مختصراً تفصیل درج ذیل ہے:

- قرآن اکیڈمی ڈیفنس: مقامی تنظیم قرآن اکیڈمی کو مسجد اور اکیڈمی ہونے کی وجہ سے ایک معروف مقام حاصل ہے۔ اس تنظیم نے 12 استقبال رمضان کے پروگرام کا انعقاد کیا۔ جس میں تقریباً 1400 مرد و خواتین نے شرکت کی۔ سب سے بڑا پروگرام قرآن اکیڈمی کی مسجد میں ہوا جس میں تقریباً 300 مرد اور 125 خواتین نے شرکت کی۔ ایک خصوصی پروگرام DHA کے The Marble Arch کلب میں منعقد ہوا جس میں 200 مرد اور 160 خواتین نے شرکت کی۔ بقیہ پروگرام رفقاء کے گھروں اور دفاتر میں منعقد ہوئے۔
- اختر کالونی: امیر حلقہ نے شعبان سے کئی ماہ پہلے استقبال رمضان پروگرام کی منصوبہ بندی کی رہنمائی کی تھی۔ اختر کالونی تنظیم نے عملاً شعبان سے دوہ ماہ پہلے ہی پروگرامز شروع کیے۔ کل 18 پروگرامز ہوئے۔ یہ پروگرامز مسجد، مدرسہ، گھروں اور اسکول وغیرہ میں منعقد کیے گئے۔ تقریباً 600 حضرات وخواتین نے شرکت کی۔
- کورنگی غربی تنظیم نے کل 15 پروگرام کیے۔ تقریباً 300 افراد نے شرکت کی۔
- کورنگی وسطی نے کل 6 پروگرام کیے اور تقریباً 200 افراد نے شرکت کی۔
- کورنگی شرقی نے کل 11 پروگرام کیے اور تقریباً 400 افراد نے شرکت کی۔
- لانڈھی تنظیم نے 8 پروگرام کیے اور تقریباً 800 افراد نے شرکت کی۔
- سوسائٹی تنظیم نے 6 پروگرام کیے اور تقریباً 200 رفقاء و احباب شریک ہوئے۔
- ڈیفنس تنظیم نے 6 پروگرام کیے اور تقریباً 200 افراد نے شرکت کی۔
- کلفٹن تنظیم نے 2 پروگرام کیے اور تقریباً 100 افراد نے شرکت کی۔
- اولڈ سٹی تنظیم نے 4 پروگرام کیے اور تقریباً 180 افراد نے شرکت کی۔

یہ تمام پروگرامز اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور فضل سے ہوئے۔ اللہ ہمارے مال و جان کے انفاق کو قبول فرمائے اور اس کو ہمارے اور تمام انسانوں کے لیے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین! (رپورٹ: ناظم نشر و اشاعت حلقہ کراچی جنوبی سرفراز احمد)

حلقہ لاہور غربی کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام

- مقامی تنظیم سمن آباد کے زیر اہتمام استقبال رمضان کے دو پروگرام ہوئے جن میں 7 ملتزم، 13 مبتدی اور 25 احباب نے شرکت کی۔
- ٹاؤن شپ تنظیم نے استقبال رمضان کا ایک مرکزی پروگرام کیا جس میں 6 ملتزم، 6 مبتدی اور 15 احباب نے شرکت کی۔
- ماڈل ٹاؤن تنظیم کے زیر اہتمام استقبال رمضان کا ایک مرکزی پروگرام ہوا جس میں مدرس حافظ عبداللہ محمود نے خطاب کیا۔ اس پروگرام میں 13 ملتزم، 6 مبتدی اور 5 احباب نے شرکت کی۔
- اقبال ٹاؤن تنظیم کے زیر اہتمام دو پروگرام ہوئے۔ ایک مسجد قباء میں اور ایک مریم شادی ہال میں۔ ان پروگراموں میں 9 ملتزم، 15 مبتدی اور 10 احباب نے شرکت کی۔
- گارڈن ٹاؤن تنظیم کے زیر اہتمام ایک مرکزی پروگرام ہوا۔ جس میں 6 ملتزم، 9 مبتدی اور 61 احباب نے شرکت کی۔
- جوہر ٹاؤن تنظیم نے مکی مسجد میں استقبال رمضان کا پروگرام کیا۔ جس میں 8 ملتزم، ایک مبتدی اور ایک حبیب نے شرکت کی۔
- واپڈا ٹاؤن تنظیم نے استقبال رمضان کے 8 پروگرام کیے۔ جن میں تقریباً 35 رفقاء اور تقریباً 70 احباب نے شرکت کی جبکہ ہیون سٹار بینکویٹ ہال میں امیر محترم نے استقبال رمضان کے پروگرام سے خطاب کیا جس میں تقریباً 350 احباب نے شرکت کی۔
- وسطی تنظیم کے تحت مسجد ظل نبی میں استقبال رمضان کا پروگرام ہوا۔ جس میں تقریباً 8 رفقاء اور 15 احباب نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ مسجد مرکز اسلامی میں استقبال رمضان کے پروگرام میں 14 رفقاء اور 15 احباب نے شرکت کی۔ اسی مسجد میں جمعہ کا بیان بھی اسی موضوع پر ہوا۔ جس میں تقریباً 5 رفقاء اور 100 سے زائد احباب نے شرکت کی۔
- چوہنگ تنظیم کے زیر اہتمام 2 پروگرام ہوئے۔ ایک بحریہ ٹاؤن پروگرام میں 40 رفقاء 19 احباب نے شرکت کی۔ جبکہ مرکز دارالاسلام چوہنگ میں بھی ایک استقبال رمضان کا پروگرام ہوا جس میں 200 احباب نے شرکت کی۔
- شیخوپورہ جنوبی کے زیر اہتمام 6 حلقہ جات قرآنی میں استقبال رمضان کے پروگرام ہوئے جس میں تقریباً 15 رفقاء اور 100 احباب نے شرکت کی جبکہ ایک پروگرام شادی ہال میں کیا گیا۔ اس میں 25 رفقاء اور 30 احباب نے شرکت کی۔ اسی مسجد میں جمعہ کے بیان میں بھی اس موضوع پر خطاب کیا گیا، جس میں تقریباً 100 احباب نے شرکت کی۔
- انجینئرز ٹاؤن تنظیم نے اسرہ کے لیول پر استقبال رمضان کے پروگرام کیے۔ کل تین

پروگراموں میں 12 رفقاء اور 44 احباب نے شرکت کی۔

حلقہ گوجرانوالہ میں استقبالِ رمضان کے پروگرام

گجرات: 29 مارچ بروز منگل بعد نماز عشاء مرکز تنظیم اسلامی، تقویٰ مسجد میں استقبالِ رمضان کے سلسلے میں ایک پروگرام کا انعقاد ہوا جس کا عنوان ''رمضان، قرآن اور مسلمان'' تھا۔ اس پروگرام کی میزبانی مقامی تنظیم گجرات نے کی اور مدرس کی ذمہ داری امیر حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن محترم حافظ علی جنید نے ادا کی۔ انہوں نے مندرجہ ذیل نقاط کے حوالے سے گفتگو کی۔

- روزے کا اصل حاصل اپنے خاکی وجود کے بجائے روحانی وجود کو طاقتور بنانا ہے۔
- تمام عبادات کے پیچھے نیت صرف اللہ کی رضا کا حصول ہونا چاہیے۔
- ایک ماہ حلال چیزوں سے رک کر باقی مہینوں میں حرام سے بچ جانے کی تربیت۔
- انہوں نے روزہ، رمضان اور قرآن کے فضائل بیان کیے۔
- انہوں نے گجرات میں ہونے والے دورہ ترجمہ قرآن میں شمولیت کی ترغیب دی۔
- اس پروگرام میں خواتین کی باپردہ شرکت کا اہتمام بھی کیا گیا۔ پروگرام میں تقریباً 120 مرد اور 25 خواتین شریک ہوئیں۔ اس پروگرام میں اسرہ جلالپور جٹاں، گنجاہ، نوشہرہ میانہ اور لالہ موسیٰ کے رفقاء بھی شریک ہوئے۔

گوجرانوالہ تنظیم: یکم اپریل بروز جمعہ گوجرانوالہ میں مرکز تنظیم اسلامی، مسجد نمرہ میں خطاب جمعہ استقبالِ رمضان کے موضوع پر دیا گیا۔ خطاب امیر حلقہ محترم حافظ علی جنید نے کیا اور اس میں گوجرانوالہ کے تمام اسرہ جات سے رفقاء اور احباب نے شرکت کی۔ شرکاء کی تعداد تقریباً 600 تھی۔ خطاب میں روزے کی عبادت کا حاصل، اس کی اہمیت اور فضائل کا ذکر کیا گیا اور آنے والے حاضرین کو گوجرانوالہ مرکز میں ہونے والے دورہ ترجمہ قرآن کی ترتیب اور اس میں شرکت کی ترغیب دلائی گئی۔ پروگرام کے اختتام پر کتابچہ قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں بھی تقسیم کیا گیا۔

منڈی بہاؤالدین تنظیم: 27 مارچ بروز اتوار مرکز تنظیم اسلامی پھالیہ میں استقبالِ رمضان کے سلسلے میں پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کے 2 خطابات ''استقبال رمضان اور روزے کی اہمیت'' اور ''فضیلت، عظمت صیام و قیام رمضان'' بذریعہ ویڈیو چلائے گئے۔ دونوں پروگراموں میں احباب کی کل حاضری تقریباً 50 رہی۔

سیالکوٹ تنظیم: یکم اپریل بروز جمعہ جامع مسجد احیائے دین مرکز تنظیم اسلامی سیالکوٹ میں خطاب میں ''استقبال رمضان'' کے موضوع پر مقامی امیر تنظیم اسلامی سیالکوٹ حافظ نعیم صفدر بھٹہ نے خطاب کیا۔ جس میں ''روزہ اور رمضان کی اہمیت اور فضیلت'' پر گفتگو کی گئی اور حاضرین کو دورہ ترجمہ قرآن میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

ڈسکہ تنظیم: ڈسکہ تنظیم کے زیر اہتمام ہونے والے ماہانہ تربیتی اور دعوتی پروگرام میں ''استقبال رمضان'' کے موضوع پر مقامی امیر ڈاکٹر عاشر گھمن نے ڈیڑھ گھنٹہ خطاب کیا۔ جس میں 16 رفقاء اور تقریباً 7 احباب نے شرکت کی۔

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیرِ اہتمام استقبالِ رمضان پروگرام

امسال بھی حسبِ سابق حلیم ٹاور پشاور میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ اسی طرح پشاور غربی میں منتخب نصاب کے دروس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ نوشہرہ میں بھی دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا، جو کہ پشتو زبان میں تھا۔ اس کے علاوہ ڈیرہ اسماعیل خان میں خلاصہ مضامین کا انعقاد کیا گیا۔

اس سلسلے میں حلقہ کے تحت استقبالِ رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً 61 رفقاء و احباب کے علاوہ 25 مستورات نے بھی شرکت کی۔ اس پروگرام کے مدرس محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود تھے۔ انہوں نے موضوع پر سیر حاصل گفتگو فرمائی، جسے سامعین نے بہت سراہا۔ انہوں نے رمضان کے حوالے سے مدلل خطاب فرمایا اور قرآن اور حدیث کی روشنی میں اپنا پیغام لوگوں تک پہنچایا اور ساتھ میں مولانا رومی کے اشعار سے شرکاء کو سمجھانے کی کوشش کی۔ جس سے شرکاء بہت محظوظ ہوئے۔ انہوں نے رمضان المبارک میں دن کے روزے اور رات کے قیام کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں رمضان المبارک میں انفاق فی سبیل اللہ پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ نوافل کا اہتمام کرنا چاہئے۔ تلاوت قرآنِ پاک کا اہتمام از حد لازمی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قرآن مجید متقین کے لیے ہدایت ہے اور تقویٰ روزے سے حاصل ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا قرآن کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ اور اس سلسلے میں تنظیم اسلامی کے دورہ ترجمہ قرآن کے محافل ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے شرکاء کو قیام اللیل کا اہتمام کرنے اور دورہ و ترجمہ قرآن میں شرکت کرنے کے لیے ترغیب و تشویق دلائی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ دورہ ترجمہ قرآن کے محافل میں اپنے ساتھ احباب کو بھی دعوت دیں تاکہ وہ بھی ماہِ رمضان کے برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب کے خطاب کے بعد نماز عشاء باجماعت ادا کی گئی۔ نماز کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ (رپورٹ: محمد شمیم خٹک، امیر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

مظفرگڑھ میں استقبالِ رمضان پروگرام

حلقہ پنجاب جنوبی میں رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا ضلع مظفرگڑھ ہے۔ محترم جام عابد حسین کا تعلق بھی اسی علاقہ سے ہے۔ ان کی اَن تھک محنتوں و کوششوں سے مختلف مقامات پر حلقہ ہائے دروس جاری ہیں۔ مظفرگڑھ کے نئے رفیق جناب محمد آصف نے اور محترم ارشاد الحق نے جھنگ روڈ پر ایک ''استقبال رمضان'' پروگرام رکھا۔ جس میں ملتان سے ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی، امیر حلقہ پنجاب جنوبی مرزا قمر رئیس بیگ اور نقیب اعلیٰ جام عابد حسین 23 مارچ 2022ء کو بعد نماز عصر آصف کے گھر پہنچے۔ نماز مغرب کے بعد انہوں نے اطاعت اللہ بمقابلہ اطاعت نفس دونوں کو واضح کیا اور قرآنی آیات و احادیث مبارکہ کی روشنی میں اطاعت اللہ و رسول کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ان کے بعد جناب مرزا قمر رئیس نے استقبال رمضان سے متعلق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت پر درس دیا اور رمضان اور قرآن کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ نیز تنظیم کے پلیٹ فارم پر ملتان میں جو دورہ ترجمۃ القرآن و خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام ہو رہے ہیں ان سے آگاہی فرمائی۔

نماز عشاء ادا کرنے کے بعد محترم ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی ''عظمت قرآن'' کے موضوع پر ایک گھنٹہ خطاب فرمایا اور تعلیم و تعلم القرآن کی اہمیت کو سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی 4 آیات کی روشنی میں واضح کیا۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

جناب محمد آصف نے اس پروگرام کی خوب تشہیر کی۔ 100 کے قریب افراد نے دلجمعی سے مکمل پروگرام سنا۔ نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر شرکت کی۔ موصوف مظفر گڑھ میں قرآن اکیڈمی کے مرکز کے قیام کے لیے جگہ دینے کا عزم مصمم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایثار وجذبہ کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین! پروگرام میں مکتبہ کا سٹال بھی لگایا گیا۔

(رپورٹ: شوکت حسین انصاری)

حلقہ سرگودھا ڈویژن کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام

مختلف مقامات پر استقبال رمضان کے حوالے سے درج ذیل پروگرام ہوئے۔

امیر حلقہ سرگودھا نے مسجد جامع القرآن سرگودھا میں سرگودھا کی دونوں مقامی تنظیم کے امراء ورفقاء واحباب کا ایک اجلاس بلایا تھا جس میں رمضان المبارک کی آمد سے قبل حلقہ میں مجوزہ پروگراموں کو ترتیب دیا گیا۔ اسی اجلاس میں طے پایا کہ سرگودھا کے دونوں مقامی امراءمل کر ایک نئے مقام (ماڈل ٹاؤن سرگودھا) پر الصفہ سوئیر سکول کے ہال میں خلاصہ مضامین قرآن کا پروگرام بعد نماز تراویح منعقد کیا کریں گے۔ امیر حلقہ نے مسجد جامع القرآن سرگودھا میں ہونے والے دورہ ترجمہ قرآن اور الصفہ سکول میں ہونے والے خلاصہ مضامین قرآن کے پروگراموں میں شریک ہونے کی رفقاء واحباب کو ترغیب وتشویق دلائی۔ اس کے علاوہ رجوع الی القرآن کی ہینڈ بلز کی تقسیم اور اس حوالے سے امیر محترم کے خط کو علماء اور خطباء مساجد تک پہنچانے کی ترتیب بنائی گی۔

مقامی امیر میانوالی محترم نور خان نے مسجد بیت المکرم میانوالی میں رفقاء واحباب کا ایک مشترکہ اجلاس بلا کر مسجد ہذا میں ہونے والے خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام میں شمولیت کی ترغیب وتشویق دلائی۔ علاوہ ازیں رجوع الی القرآن ہینڈ بلز کی تقسیم اور امیر محترم کے خط کو علماء اور خطباء مساجد تک پہنچانے کی ترتیب بنائی گی۔

مرکز جوہر آباد میں نقیب منفرد اسرہ جوہر آباد خالد وسیم نے استقبال رمضان کا پروگرام منعقد کر کے محترم نور خان کو خصوصی خطاب کی دعوت دی۔ انہوں نے پروگرام میں شرکت فرما کر قرآن سے ہمارے تعلق کے موضوع پر خطاب فرمایا اور رمضان کے پروگراموں میں شرکت کی ترغیب وتشویق دلائی۔ جوہر آباد میں بھی رجوع الی القرآن کے ہینڈ بلز اور علماء کرام کو امیر محترم کا خط پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: رفیع الدین شیخ)

حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام استقبال رمضان اجتماعات

09 اپریل 2022ء مقامی تنظیم کے تحت استقبال رمضان کے 136 اجتماعات منعقد ہوئے جس میں 21,624 حضرات اور 8024 خواتین نے شرکت کی ہے۔ علاوہ ازیں کچھ مقامی تنظیم نے دعوتی کیمپ کی طرز پر کیمپ لگا کر لوگوں کو دعوت دی، کچھ نے دعوت کے حوالے سے سوشل میڈیا کا بھر پور استعمال کیا، کچھ نے پیڈسٹر مین بر جز بینرز اور رکشہ فلیکس کے ذریعے عوام الناس تک آگاہی پہنچائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی کی آخری سانس تک دین مبین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: عارف جمال فیاضی)

حلقہ کراچی شمالی کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام

حلقہ کراچی شمالی کے تحت ہونے والے استقبال رمضان پرگرام کی تفصیلات ذیل میں درج ہیں:

سرجانی ٹاؤن میں استقبال رمضان کے 26 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 136 رفقاء، 146 رفیقات اور 558 احباب نے شرکت کی۔ نیو کراچی میں استقبال رمضان کے 9 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 70 رفقاء، 130 رفیقات اور 160 احباب نے شرکت کی۔ ناظم آباد میں استقبال رمضان کے 17 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 130 رفقاء، 17 رفیقات اور 407 احباب نے شرکت کی۔ نارتھ ناظم آباد/ بفرزون میں استقبال رمضان کے 26 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 121 رفقاء، 27 رفیقات اور 1947 احباب نے شرکت کی۔ فیڈرل بی ایریا میں استقبال رمضان کے 30 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 272 رفقاء، 104 رفیقات اور 2020 احباب نے شرکت کی۔ شادمان ٹاؤن میں استقبال رمضان کے 20 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 163 رفقاء، 22 رفیقات اور 452 احباب نے شرکت کی۔ بحریہ ٹاؤن میں استقبال رمضان کے 17 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 129 رفقاء، 170 رفیقات اور 237 احباب نے شرکت کی۔ اورنگی ٹاؤن میں استقبال رمضان کے 11 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 106 رفقاء، 120 رفیقات اور 407 احباب نے شرکت کی۔ بلدیہ ٹاؤن میں استقبال رمضان کے 8 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 47 رفقاء اور 156 احباب نے شرکت کی۔ گلشن معمار میں استقبال رمضان کے 18 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 118 رفقاء، 26 رفیقات اور 458 احباب نے شرکت کی۔

حلقے کی سطح پر 182 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں مجموعی طور پر 1292 رفقاء، 762 رفیقات اور 6802 احباب نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص کے ساتھ دینِ متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(رپورٹ: سید محمد سلمان، امیر حلقہ کراچی شمالی)

حلقہ حیدر آباد کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام

18 مارچ 2022ء کو مسجد جامع القرآن، گلشن سحر قاسم آباد میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شفیع محمد لاکھو نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں شرکاء کی تعداد 240 تھی۔ 18 مارچ 2022ء کو قرآن مرکز لطیف آباد، یونٹ نمبر 2 میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض محمد فاروق ناغڑ نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 60 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ 23 مارچ 2022ء کو قرآن مرکز لطیف آباد، یونٹ نمبر 2 میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض محمد فاروق پاشا نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 90 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ 24 مارچ 2022ء کو قرآن اکیڈمی، ٹنڈو آدم میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شفیع محمد لاکھو نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 120 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ 25 مارچ 2022ء کو قرآن مرکز لطیف آباد، یونٹ نمبر 2 میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض محمد فاروق ناغڑ نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 30 رفقاء واحباب نے شرکت

کی۔ یکم اپریل 2022ء کو مسجد جامع القرآن، گلشنِ سحر قاسم آباد میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شفیع محمد لاکھو نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 180 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ یکم اپریل 2022ء کو حرمین پیلس، نزد نیشنل بینک ٹاور مارکیٹ حیدر آباد میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شفیع محمد لاکھو نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 70 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ یکم اپریل 2022ء کو خواجہ فلیٹ، نزد آنکھوں کا ہسپتال، حیدر آباد میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شفیع محمد لاکھو نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 50 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔

(رپورٹ: شفیع محمد لاکھو، امیر حلقہ حیدر آباد)

حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام

حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے زیر اہتمام درجہ ذیل پروگرام ہوئے۔

یکم اپریل 2022ء کو مسجد القدس تترال، چکوال میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض مولانا خرم شہزاد بٹ نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 22 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 03 اپریل 2022ء کو دفتر تنظیم اسلامی، چکوال میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض محمد شہزاد بٹ نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 20 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 19 اپریل 2022ء کو مسجد امین چکوال موڑ، سوہاوہ میں استقبالِ رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض حافظ ندیم مجید نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 10 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 27 اپریل 2022ء کو مرکز بیان القرآن، جہلم میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض عاقب جاوید نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 45 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 30 اپریل 2022ء کو موتی مسجد ساگری میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض حافظ ندیم مجید نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 30 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 31 اپریل 2022ء کو مسجد موضع آہیر، گوجر خان میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض حافظ ندیم مجید نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 06 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 31 اپریل 2022ء کو مسجد دار السلام، گوجر خان میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض عاقب جاوید نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 35 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 31 اپریل 2022ء کو کشمیر اسلامک سنٹر، میر پور میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض افتخار احمد نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 20 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ یکم مئی 2022ء کو مسجد رسول قیوم آباد، شکریلہ میں رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شبیر حسین نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 40 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ یکم مئی 2022ء کو مسجد رسول پکی، شکریلہ میں رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض ظفر اقبال نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 5 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ اقامتِ دین کی جدوجہد میں اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(رپورٹ: ندیم مجید، امیر حلقہ پنجاب پوٹھوہار)

ضرورت امام مسجد

جامع مسجد بنت کعبہ سمن آباد لاہور میں امامت کے لیے خوش الحان حافظ قرآن کی ضرورت ہے جو عوامی درس قرآن کا مزاج بھی رکھتا ہو۔ درس نظامی مکمل کر لیا ہو۔ شادی شدہ رفیق تنظیم کو ترجیح دی جائے گی۔

کمپیوٹر و اکاؤنٹس کی تعلیم کی صورت میں اضافی مشاہرہ کی گنجائش ہے۔ (اس صورت میں ملتزم رفیق ہونا چاہیے) رہائش مع بجلی گیس احاطہ مسجد میں موجود ہے۔

جامع مسجد بنت کعبہ N-866 پونچھ روڈ، سمن آباد، لاہور
فون:(042)3542134

دعائے مغفرت
إنا لله وإنا إليه راجعون

☆ مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت کے معاون حافظ شفیق احمد وفات پا گئے۔

☆ حلقہ لاہور غربی کے رفیق منظور احمد خان تھہیم وفات پا گئے۔

☆ حلقہ کراچی وسطی گلشن اقبال کے رفیق سید محمد اعجاز الحق وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0300-2242042

☆ حلقہ جنوبی پنجاب، ملتان کے رفیق جناب عاطف معراج کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0322-8078886

☆ ملتان کینٹ کے رفیق تنظیم جناب مقبول احمد بھٹی کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0301-7878730

☆ ملتان غربی کے رفیق تنظیم ڈاکٹر ساجد اقبال کی نانی وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0302-7439959

☆ ملتان شمالی کے رفیق تنظیم محترم عبدالکریم بزدار کے چھوٹے بھائی وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0333-7981982

☆ ملتان کینٹ کے رفیق جناب محمد ناصر انیس خان کے سسر وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0321-7487007

☆ رفیق تنظیم اسلامی اور قرآن اکیڈمی، لاہور کے سینئر ڈرائیور محمد شریف کے ماموں وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0346-4554750

☆ معتمد حلقہ جنوبی پنجاب شوکت حسین انصاری کی پھوپھی زاد بہن وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0322-6187858

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ
فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

رفقاء متوجہ ہوں
ان شاءاللہ

’’قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی جنوبی‘‘ میں

28 مئی تا 03 جون 2022ء (بروز ہفتہ نماز عصر تا بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔

گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:- ☆ اسلام کا انقلابی منشور

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں۔ **موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں**

اور

03 تا 05 جون 2022ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔ ☆ اسلام کا انقلابی منشور (سیاسی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ امراء، نقباء و معاونین پروگرام میں شریک ہوں۔ **موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں**

برائے رابطہ: 0321-2192701 / 021-34306041

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)35473375-78

موسس: ڈاکٹر اسرار احمدؒ
نگران: شجاع الدین شیخؒ

رجوع الی القرآن کورس

افتتاحی تقریب
قرآن اکیڈمی ڈیفنس
22 مئی 2022
اتوار صبح 9 بجے
خواتین کیلئے شرکت کا باپردہ انتظام ہے

آغاز
درج ذیل اکیڈمیز میں
23 مئی 2022
بروز پیر
دورانیہ: 10 ماہ

صبح 08:45 تا دوپہر 01:00 بجے
پیر تا جمعہ

مضامین تدریس

سال اول		سال دوم	
بیان القرآن	عربی گرامر	علم العقیدہ	علوم القرآن
قرآن حکیم کا منتخب نصاب	ناظرہ قرآن حکیم و تجوید	اصول التفسیر	تفسیر القرآن
سیرت النبی ﷺ	عقیدہ و فقہ	اصول الحدیث	علم الحدیث
توسیعی محاضرات	فکر اسلامی	اصول الفقہ	فقہ العبادات
ترجمہ قرآن حکیم مع ترکیب	حدیث و سنت	فقہ المعاملات	اللغۃ العربیۃ و ادبھا
سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم			الفکر الاسلامی

ہاسٹل کی سہولت قرآن اکیڈمی یسین آباد میں صرف حضرات کے لیے دستیاب ہے

www.QuranAcademy.com — info@QuranAcademy.com

قرآن اکیڈمی ڈیفنس	قرآن اکیڈمی یسین آباد	قرآن اکیڈمی کورنگی	قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر	قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد حیدرآباد
021-35340022-4	021-36806561	021-35078600	021-34030119	0334-3350910
0334-3088689	0331-7292223	0343-1216738	0323-4030119	0345-2701363

Indian regime, media froth with anger over Ilhan Omar's visit to Azad Kashmir

Ilhan Omar, member of the US House of Representatives, on a four-day visit to Pakistan, also went to Azad Kashmir on April 21 where she met the President in Muzaffarabad, the state capital.Her visit to Azad Jammu and Kashmir (AJK) and meeting with President Sultan Mehmood sent the fascist regime in India into a frenzied reaction.Indian External Affairs Ministry spokesman, Arindam Bagchi, huffed and puffed like the big bad wolf but he could do little to stop the visit or prevent the US Congresswoman from making a bold statement through her visit.Bagchi said the Indian regime had "noted" Omar's visit to "a part of the Indian Kashmir that is currently illegally occupied by Pakistan."

Really?

It is India that has illegally occupied the state of Jammu and Kashmir.Most Kashmiris reject India's occupation and have for decades demanded that a referendum (plebiscite) under UN-supervision be held to determine the state's future.This is enshrined in more than a dozen Security Council resolutions.

India stubbornly refuses to abide by its own pledges to the people of Kashmir, and to the world.Bagchi had the gall to say: "If such a politician [Ilhan Omar] wishes to practice her narrow-minded politics at home, that may be her business. But violating our territorial integrity and sovereignty in its pursuit makes it ours. This visit is condemnable."

Most Kashmiris would reject Bagchi's pathetic statement.Following Congresswoman Ilhan Omar's meeting with President Sultan Mehmood, the Kashmir government statement said she had vowed to join hands with other members in the US Congress for "solidarity with Kashmiris and raise the plight of Kashmiris in the Biden administration."

The fact is that India has illegal occupied two-thirds of the state of Jammu and Kashmir ever since it landed its troops on October 27, 1947 in Srinagar, the state capital.Even while indulging in such brazenly illegal act, then Indian Prime Minister Jawahar Lal Nehru pledged in repeated statements that the future of the state will be determined by ascertaining the wishes of the people.True to form, Nehru was being hypocritical.He had no intention of holding a referendum even while his representatives pledged at the UN that they would allow a referendum to be held as soon as circumstances permitted.Once India tightened its military grip on the state, it started to back out of its pledge.Today, its officials make scandalous statements claiming Kashmir is an integral part of India.

Neither the Kashmiris nor the rest of the world recognizes this fraudulent claim. The state of Jammu and Kashmir remains disputed territory on the books of the United Nations.Ilhan Omar's visit to Kashmir is a bold reflection of this reality even if other western politicians tiptoe through the issue and refuse to condemn Indian crimes against the Kashmiris.

She has previously condemned India's well-documented human rights abuses in Indian occupied Jammu and Kashmir (IOJK)."We should be calling for an immediate restoration of communication, respect for human rights, democratic norms, and religious freedom, and de-escalation in Kashmir," Congresswoman Omar tweeted in 2019.This followed India's unilateral abrogation on August 5, 2019 of the autonomous status of Indian occupied Jammu and Kashmir.Preceding this was a massive crackdown by Indian occupation forces that has intensified since the illegal act of August 2019.

True to form, Indian trolls indulged in abusive social media attacks against Ilhan Omar.She has remained undeterred. Surely, the people of Kashmir would appreciate such support.

Courtesy: ***https://muslimskeptic.com/***

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام

کُلیّۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور

بانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

وفاق المدارس سے الحاق شدہ

191۔ اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

”تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن سیکھیں
اور دوسروں کو قرآن سکھائیں۔“ (حدیث نبوی ﷺ)

درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک (آرٹس، سائنس)۔ ایف اے۔ آئی کام۔ بی اے اور ایم اے کے خواہش مند طلبہ کے لیے تمام درجات (ثانویہ عامہ۔ ثانویہ خاصہ۔ عالیہ اور عالمیہ) میں

داخلے شروع

اہلیت برائے داخلہ

- برائے درجہ ثانویہ عامہ (درجہ اولیٰ) آٹھویں جماعت پاس۔ میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی۔
- برائے درجہ ثانویہ خاصہ (درجہ ثالثہ۔ درجہ رابعہ) میٹرک مع درجہ ثانیہ پاس۔
- برائے درجہ عالیہ (درجہ خامسہ۔ درجہ سادسہ) ایف اے مع درجہ رابعہ پاس۔
- برائے درجہ عالمیہ (موقوف علیہ۔ دورۂ حدیث) بی اے مع درجہ سادسہ پاس۔

شیڈول برائے داخلہ

- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 مئی 2022ء
- انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ 25 مئی 2022ء
- کلاسز کا آغاز 26 مئی 2022ء

خصوصیات

- دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم لازمی
- حفاظ۔ ذہین اور مستحق طلبہ کے لیے مراعات
- وفاق المدارس العربیہ اور لاہور بورڈ / پنجاب یونیورسٹی کا نصاب
- نمایاں پوزیشن لینے والے طلبہ کے لیے وظائف

برائے معلومات

دفتری اوقات کے دوران 042-35833637
دفتری اوقات کے بعد 0301-4882395

المعلن

حافظ عاطف وحید، مہتمم
ریاض اسماعیل، پرنسپل

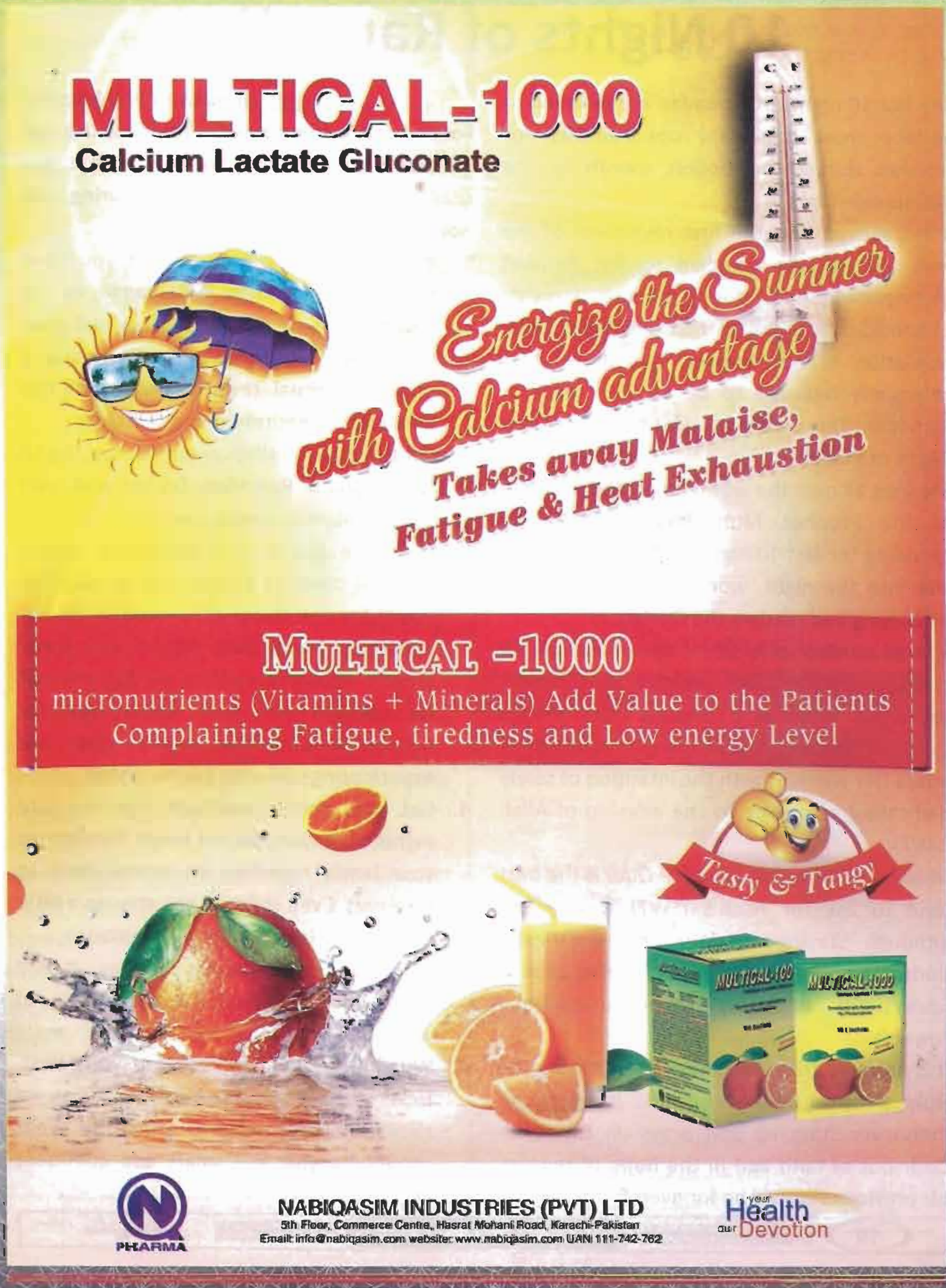
MULTICAL-1000
Calcium Lactate Gluconate
Energize the Summer with Calcium advantage
Takes away Malaise, Fatigue & Heat Exhaustion
MULTICAL -1000
micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level
Tasty & Tangy
PHARMA
NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762
Your Health our Devotion